Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 30-31

شرح چندہ سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

3-10/ذوالقعدۃ 1438 ہجری قمری 27/وفا-3/ظہور 1396 ہجری شمسی 27/جولائی-3/اگست 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 28 جولائی 2017 کو جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی (آلٹن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔ ☆

جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہوچکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

وہ لوگ جو اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہوجائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا جیسا کہ عبدالحکیم خان کا مذہب ہے ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یوں تو شیطان بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ مگر صرف واحد سمجھنے سے نجات نہیں ہوسکتی بلکہ نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیّت جلّ شانہٗ کی اُس کے دل میں جاگزین ہو کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اُس کی راحتِ جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کردے یہی توحید حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہوسکتی؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کرسکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کرکے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کرسکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخرکار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور اُن کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اِس قسم کے لوگ کئی لاکھ اِس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست اُن کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلّ شانہٗ پر کوئی بُرہان یقینی عقلی اُنکو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہوجاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پاسکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اُس کو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آسکتی ہے اور اس سے انسان نجات پاسکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اُس کی توحید پر کیونکر یقین ہوسکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 115 تا 118، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118 تا 121)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۵ آخری

ایک ہی نشست میں
تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق

اسلام نے عورتوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ اس جگہ ہم خصوصیت کے ساتھ بیویوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بیویوں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:

(1) یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرۡہًا ؕ وَلَا تَعۡضُلُوۡہُنَّ لِتَذۡہَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ۚ وَعَاشِرُوۡہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ فَاِنۡ کَرِہۡتُمُوۡہُنَّ فَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا وَّیَجۡعَلَ اللّٰہُ فِیۡہِ خَیۡرًا کَثِیۡرًا○ اے ایماندارو! تمہارے لئے (یہ) جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ اور تم انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ جو (کچھ) تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (چھین کر) لے جاؤ۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی (کھلی) بدی کی مرتکب ہوں (تو اس کا حکم اوپر گذر چکا ہے) اور ان سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو (یاد رکھو کہ یہ) بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت (سا) بہتری (کا سامان) پیدا کر دے۔

☆ اس آیت میں ''وَعَاشِرُوۡہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ'' کے الفاظ میں بیویوں سے حسن سلوک کی زبردست تعلیم دی گئی ہے ☆ مزید برآں مردوں کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ مال جو بیویوں کو ورثہ میں ملے اس پر زبردستی قبضہ نہ کیا جائے ☆ اور یہ بھی کہ جو تم انہیں دے چکے ہو پھر دوبارہ اسے ہتھیانے کی کوشش نہ کرو ☆ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہے تو وہ اچھی طرح غور کر لے عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس بیوی میں بہت ساری بھلائیاں رکھی ہوں اور اس کی ناپسندیدگی نادرست اور بلاوجہ ہو۔

(2) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَہُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (البقرہ:229) جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مَردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مَردوں کا) اُن پر ہے۔''

اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ بیویوں کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: '' وَلَہُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ میں عام قانون بتایا کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق بحیثیت انسان ہونے کے برابر ہیں جس طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق ادا کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے عورتوں کے کوئی حقوق تسلیم ہی نہیں کئے جاتے تھے بلکہ انہیں مالوں اور جائیدادوں کی طرح ایک منتقل ہونے والا ورثہ خیال کیا جاتا تھا۔ اور اُن کی پیدائش کو صرف مرد کی خوشی کا موجب قرار دیا جاتا تھا...... صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں عورتوں کی انسانیت کو نمایاں کر کے دکھایا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے عورتوں کے بلحاظ انسانیت برابر کے حقوق قائم کئے اور وَلَہُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ کی تفسیر لوگوں کے اچھی طرح ذہن نشین کی۔ آپ کے کلام میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق اور ان کی قابلیتوں کے متعلق جس قدر ارشادات پائے جاتے ہیں ان کا دسواں حصّہ بھی کسی اور مذہبی پیشوا کی تعلیم میں نہیں ملتا۔''

(3) ایک اور شاندار تعلیم ایسی بیویوں کے متعلق جن کے شوہر فوت ہو چکے ہوں پیش ہے قرآن کریم فرماتا ہے: وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ (اَلنُّور: 33) ترجمہ: اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں انکی شادیاں کراؤ۔

بیواؤں پر اسلام کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ان میں سے جن کی شادی ہو سکتی ہو ان کی شادی کی تلقین کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیواؤں کی شادی کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ یہ تھا کہ آپؐ کی سوائے ایک کے تمام بیویاں ثیبہ تھیں۔ پس ایک انتہائی پاکیزہ اور پُرسکون معاشرے کی تشکیل کے لئے اسلام کی یہ کیسی شاندار تعلیم ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو اسلام کی اس حسین تعلیم پر غور کرنا چاہئے، خاص کر اس تناظر میں جبکہ بعض مذاہب میں بیواؤں کو معاشرے اور خاندان کے لئے انتہائی باعث ننگ و عار سمجھا جاتا ہے جس کے باعث پہلے انہیں شوہر کی دہکتی چتا میں کود کر جان دینی پڑتی تھی اور یا اب دربدر کی ٹھوکریں ان کا مقدر بنتی ہیں۔

(4) بیویوں پر اسلام کا ایک بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے بیوی کیلئے مرد کے ذمہ ایک معقول رقم دینا لازم قرار دیا ہے، جسے اسلامی اصطلاح میں مہر کہا جاتا ہے۔ شوہر کے ذمہ یہ ایک ایسا قرض ہے جس کی ادائیگی لازمی ہے۔ مہر کی رقم جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے مطابق کم از کم مرد کی چھ ماہ کی آمد سے لیکر ایک سال کی آمد تک ہونی چاہئے۔ مہر کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے کہ قرض کی مانند جتنا جلد ادا کر دیا جائے اتنا اچھا ہے۔ مہر بیوی کا حق ہے وہ اسے جس طرح چاہے خرچ کر سکتی ہے۔ اگر شوہر کی وفات ہو جائے اور اس نے حق مہر ادا نہ کیا ہو تو شوہر کے ترکہ میں سے اَور قرض کی طرح بیوی کا حق مہر بھی قابل ادا ہوتا ہے۔ حق مہر کی بہت ساری حکمتیں ہیں۔ بعض حالات میں یہ بیوی کا بہت بڑا سہارا بن جاتا ہے۔ مہر کی ادائیگی کی قرآن مجید میں بہت تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً (نساء:5) ترجمہ: اور عورتوں کو اُن کے مہر دلی خوشی سے ادا کرو۔

فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِہٖ مِنۡہُنَّ فَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ فَرِیۡضَۃً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا تَرٰضَیۡتُمۡ بِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِیۡضَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا○ ترجمہ: پھر (یہ شرط بھی ہے کہ) اگر تم نے ان سے نفع اٹھایا ہو تو تم انہیں ان کے مہر بہ مقدارِ موعود ادا کرو۔ اور (مہر) مقرر ہو جانے کے بعد جس (کمی بیشی) پر تم باہم راضی ہو جاؤ اس کے متعلق تمہیں کوئی گناہ نہ ہوگا اللہ یقیناً بہت جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

(5) اسلام کا بیویوں پر ایک بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہر قسم کے اخراجات کا ذمہ دار مرد کو قرار دیا ہے اور کسی بھی قسم کے گھریلو یا اس کے علاوہ دیگر اخراجات کی ذمہ داری عورت پر نہیں ڈالی۔ آج مغربی معاشرہ میں عورت کے لئے کمانا ضروری سمجھا جاتا ہے جسکے نتیجہ میں اکثر گھریلو زندگی تباہ و برباد ہو کر رہ گئی ہے۔ زندگی کا سکون اور چین اُڑ گیا ہے۔ اولاد کی تربیت اور اس کی دیکھ بھال ایک خاص مسئلہ بن چکا ہے۔ لیکن اسلام ایک بیوی سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت اور اچھی پرورش کرے۔ شوہر کے حقوق ادا کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّبِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ (نساء:35) ترجمہ: مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں۔

(6) اسلام کا عورت پر ایک بڑا احسان یہ ہے کہ جہاں اس نے لڑکی کی شادی کے لئے اس کے ولی کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے وہاں لڑکی کی رضامندی کو بھی لازمی ٹھہرایا ہے۔ یہ دونوں احکام لڑکی کو نقصان سے بچانے کیلئے اور اس کی حفاظت کی خاطر ہیں۔ ان احکامات کے مطابق کوئی باپ اپنی بیٹی کی شادی اپنی مرضی سے اس کی رضامندی کے بغیر جہاں چاہے وہاں نہیں کر سکتا گویا شادی کے معاملہ میں باپ لڑکی پر جبر نہیں کر سکتا۔ اور لڑکی بھی ولی کی رضامندی کے بغیر اپنی مرضی سے جہاں چاہے شادی نہیں کر سکتی۔ اگر غور کیا جائے تو اسلام کی یہ کتنی حسین تعلیم ہے۔ کمال دانائی کے ساتھ اسلام نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ سبحان اللہ۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شریعت کا یہ حکم ہے کہ کوئی لڑکی اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ یہ حکم ایسا ہے جو اپنے اندر بہت بڑے فوائد رکھتا ہے۔ یورپ میں ہزاروں مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ بعض لوگ دھوکے باز اور فریبی تھے مگر اس وجہ سے کہ وہ خوش وضع نوجوان تھے، اُنہوں نے بڑے بڑے گھرانوں کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں اور بعد میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوئیں...... شریعت کا اس سے یہ منشا نہیں کہ عورتوں پر ظلم ہو یا ان کی کوئی حق تلفی ہو بلکہ شریعت کا اس امتیاز سے یہ منشا ہے کہ جن باتوں میں عورتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے ان میں عورتوں کو نقصان سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی وجہ سے جن باتوں میں عورتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ان میں ان کا حق خدا تعالیٰ نے خود ہی انہیں دے دیا ہے۔ پس قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں اور مصالح رکھتا ہے۔ اگر دُنیا ان کے خلاف عمل کر رہی ہے تو وہ کئی قسم کے نقصانات بھی برداشت کر رہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام کے خلاف عمل پیرا ہونا کبھی نیک نتائج کا حامل نہیں ہو سکتا۔ (تفسیر کبیر، جلد 2، صفحہ 513)

(7) اسلام کا ایک بڑا احسان بیویوں پر یہ ہے کہ اس نے جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا وہاں عورت کو خلع کا حق عطا فرمایا۔ اور خلع کی صورت میں بھی اسلام نے عورت کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔

(8) اسلام کا بیویوں پر ایک اور احسان یہ ہے کہ اس نے شوہر کی جائیداد میں بیوی کا بھی حصہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَہُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّکُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ وَلَدٌ فَلَہُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ تُوۡصُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ (نساء آیت:13) ترجمہ: اور ان کا (یعنی تمہاری بیویوں کا) چوتھا حصہ ہوگا اس مال میں سے جو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر تمہاری اولاد ہو تو اس صورت میں ان کا (یعنی تمہاری بیویوں کا) آٹھواں حصہ ہوگا اس مال میں سے جو تم چھوڑ جاؤ۔ یہ حصے وصیت اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ادا ہوں گے۔

(9) اسلام نے طلاق کی صورت میں مردوں کو بیویوں سے حسن سلوک کی اور انہیں فائدہ پہنچانے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور ان پر کسی بھی قسم کی ظلم و زیادتی سے منع فرمایا ہے۔

(10) زمانہ جاہلیت میں عربوں میں ''ایلاء'' اور ''ظہار'' دو ایسی رسمیں تھیں جن کے ذریعہ خاوند اپنی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دیتا یعنی نہ تو اسے طلاق دیتا اور نہ اس کے حقوق ادا کرتا۔ ایلاء کا ذکر سورہ بقرہ کی آیت نمبر 227 میں آتا ہے جبکہ ظہار کا ذکر سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 3 اور 4 میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کی ایسی

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جیسا کہ انبیاء کی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے دعوے کے بعد ان کی مخالفت بھی ہوتی ہے اور جوں جوں جماعت پھیلتی ہے مخالفت اور حسد کی آگ بھی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ مخالفین کے مخالفت کے طریق بھی مخالفت کی ہر ممکن صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ دعویٰ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مخالفتوں کے باوجود ترقی کے وعدے اور خوشخبریاں دی ہوتی ہیں اس لئے کوئی مخالفت ترقی کی راہ میں روک نہیں بنتی اور نہ بن سکتی ہے

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا تو آپ کے ساتھ بھی اس سنّت کے مطابق سلوک ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ کی جو تائید و نصرت کی سنّت ہے اسی کے مطابق سلوک ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے وہ سلوک بھی فرمایا اور آپ کی جماعت کے ساتھ بھی یہی سلوک اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے

کہیں اللہ تعالیٰ مخالفین کے مکر اُن پر الٹا کر اپنی تائید کے عملی نظارے دکھاتا ہے۔ کہیں خود لوگوں کی رہنمائی کر کے انہیں احمدیت کی سچائی دکھاتا ہے کہیں غیروں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ غیروں کے حملوں کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی تائید اور مدد کریں اس طرح اللہ تعالیٰ کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ وعدے ہیں ان کے عملی اظہار، جیسا کہ مَیں نے کہا، وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں

مخالفین کے بدانجام، سعید فطرت لوگوں کی حق کی طرف رؤیا و کشوف کے ذریعہ رہنمائی مسیح موعود علیہ السلام کے دلی محبوں کے گروہ کے بڑھنے سے متعلق نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خدا تعالیٰ باوجود مخالفتوں کے، شیطانی حملوں کے سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور ان کے سینے کھولتا ہے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ بیشمار ایسے واقعات سامنے آتے ہیں جب اللہ تعالیٰ خود پکڑ کر لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07؍جولائی 2017ء بمطابق 07؍وفا 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ - اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ - اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

جیسا کہ انبیاء کی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے دعوے کے بعد ان کی مخالفت بھی ہوتی ہے اور جوں جوں جماعت پھیلتی ہے مخالفت اور حسد کی آگ بھی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ مخالفین کے مخالفت کے طریق بھی مخالفت کی ہر ممکن صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ دعویٰ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مخالفتوں کے باوجود ترقی کے وعدے اور خوشخبریاں دی ہوتی ہیں اس لئے کوئی مخالفت ترقی کی راہ میں روک نہیں بنتی اور نہ بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا تو آپ کے ساتھ بھی اس سنّت کے مطابق سلوک ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ کی جو تائید و نصرت کی سنّت ہے اسی کے مطابق سلوک ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے وہ سلوک بھی فرمایا اور آپ کی جماعت کے ساتھ بھی یہی سلوک اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ جہاں مخالفتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خبر دی تو وہاں مخالفین کے بدانجام اور مخالفتوں کے باوجود آپ کے سلسلہ کے بڑھنے اور آپ کی تائیدات کی خبر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا، بہت سارے الہامات ہیں، ایک یہ الہام ہے کہ ''مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا''۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648) پھر ایک یہ الہام ہے کہ ''میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں''۔ (بدر جلد 6 نمبر 51 مورخہ 19 دسمبر 1907ء صفحہ 4) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ''یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 77) پھر فرمایا کہ ''مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا'' (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 342) پھر ایک الہام یہ ہے کہ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ کہ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 77) پھر اللہ تعالیٰ کا تبلیغ کے بارے میں، پیغام پہنچانے کے بارے میں یہ وعدہ بھی ہے کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ (الحکم جلد 2 نمبر 5,6۔ مورخہ 27 مارچ، 2 اپریل 1898ء صفحہ 13) پھر یہ بھی فرمایا ''کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ'' کہ خدا تعالیٰ نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ (اربعین نمبر 2، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 355) اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا تائید و نصرت کے بے شمار الہامات ہیں۔

اب یہ صرف ظاہری باتیں نہیں جو نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے کر دیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اس کا عملی اظہار بھی کرتا رہتا ہے۔ کہیں اللہ تعالیٰ مخالفین کے مکر اُن پر الٹا کر اپنی تائید کے عملی نظارے دکھاتا ہے۔ کہیں خود لوگوں کی رہنمائی کر کے انہیں احمدیت کی سچائی دکھاتا ہے۔ کہیں غیروں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ غیروں کے حملوں کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی تائید اور مدد کریں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ وعدے ہیں ان کے عملی اظہار، جیسا کہ مَیں نے کہا، وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔

اس وقت مَیں بعض واقعات پیش کرتا ہوں۔ مخالفین کے بدانجام کے بارے میں مَیں نے دو واقعات لئے ہیں جو احمدیوں کیلئے جہاں ایمان میں زیادتی کا باعث بنے وہاں غیروں کیلئے بھی احمدیت کی سچائی کا نشان بنے۔

ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے لکھا کہ اسحاق صاحب ان کے ایک معلم ہیں۔ وہ رمضان کے قریب ایک گاؤں میں اپنے ایک رشتہ دار کے گھر گئے تا کہ گھر والوں کو رمضان کے اوقات کے بارے میں بتا دیں۔ کہتے ہیں کہ ٹائم ٹیبل دینے کے بعد جب گھر والوں کو رمضان کی عظمت اور برکات کے بارے میں بتا رہے تھے تو اسی اثناء میں ایک غیر از جماعت نوجوان اقبال نامی آ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر تو وہ معلم صاحب کی باتیں سنتا رہا پھر اس کے بعد اس نے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ ان کے رشتہ داروں نے شاید واضح طور پر بتانا مناسب نہ سمجھا کہ جماعت احمدیہ کا معلم ہے۔ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ یہ فلاں گاؤں سے آیا ہے۔ لیکن معلم صاحب نے صاف طور پر اپنا تعارف کروایا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا معلم ہوں۔ اس پر یہ شخص بڑے غصہ میں آ گیا، آگ بگولہ ہو گیا۔ معلم نے اپنا مکمل تعارف کروانا چاہا تا کہ اس کی کچھ غلط فہمیاں دور کریں لیکن اس شخص نے سننے سے انکار کر دیا۔ کہتے ہیں دوران گفتگو قرآن مجید، اسلام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تو یہ شخص کہتا کہ آپ لوگوں کو یہ اسلامی اصطلاحیں استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں۔ (وہی پاکستانی مولویوں والا اثر ہے۔) نیز جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام آتا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور جماعت کو بڑی غلیظ گالیاں دیتا اور کہتا کہ مَیں سعودی عرب، بحرین اور قطر وغیرہ رہ کر آیا ہوں۔ آپ لوگوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تمام اسلامی ممالک نے آپ کے خلاف فتوے دیئے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہا ہوا ہے کہ اگر رستے میں سانپ ہو اور قادیانی ہو تو سانپ کو چھوڑ دو اور قادیانی کو قتل کر دو۔ یہ کہتے ہیں کہ اور یہ بات کہہ کے بار بار وہ مجھے مارنے کے لئے اٹھتا تھا کہ آج مجھے موقع ملا ہے تو مَیں قادیانی کو ماروں، قتل کروں اور ثواب کماؤں۔ مگر بہرحال وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ کہتے ہیں مَیں نے بڑے صبر اور تحمل سے اس کی ساری باتیں سنیں۔ بکواس سنی، گالیاں سنیں۔ جب وہ بدزبانی اور بکواس پر زیادہ ہی اتر آیا تو کہتے ہیں مَیں نے اسے کہا کہ اگر میں جماعت احمدیہ کا معلم نہ ہوتا تو مرنے مارنے کی آپ کی

خواہش بھی پوری کر دیتا لیکن ہمیں گالیوں کے بدلے دعائیں دینے کی تعلیم دی گئی ہے اس لئے مَیں کچھ نہیں کہتا۔ بہرحال اس بات پہ وہ خاموش ہوگیا یا ماحول کو دیکھ کے بیٹھ گیا اور ان کو یہ وارننگ دی کہ آج کے بعد اگر اس گاؤں میں تم نظر آئے تو بہت بُرا حشر ہوگا۔ کہتے ہیں میں نے اس کو صرف یہ جواب دیا کہ یہ تو وقت بتائے گا کہ بُرا حشر کس کا ہوگا اور یہ کہہ کر میں خاموشی سے وہاں سے اٹھ کے آ گیا۔ یہ شخص قریبی گاؤں میں افراد جماعت کو بھی کہتا تھا کہ قادیانیت چھوڑ دو لیکن لوگ اس کی بات پہ توجہ نہیں دیتے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے رمضان کے بعد پندرہ یوم کی رخصت لی اور وہاں سے چلا گیا۔ واپس آ کر ایک بزرگ عورت نے بتایا کہ مولوی اقبال جس نے جماعت کو گالیاں دی تھیں اس کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ مر گیا۔ تو اس واقعہ سے نہ صرف وہاں اس چھوٹے سے گاؤں میں افراد جماعت کے ایمان میں اضافہ ہوا بلکہ غیر از جماعت بھی بڑے متأثر ہوئے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہ تائید دیکھی اور اہانت کرنے والے کو ذلیل ورُسوا ہوتے اور ختم ہوتے دیکھا۔

اسی طرح یمن کے ایک صاحب غانم صاحب ہیں۔ وہ مخالفوں کے انجام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جب سے مَیں احمدی ہوا ہوں مَیں تبلیغ کر رہا ہوں اور خصوصاً نوجوانوں کے ایک ٹولے کی طرف سے سخت مخالفت اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ 2010ء کے رمضان میں ایک دفعہ میرا ہمسایہ اور اس کے چند دوست مجھے مجبور کر کے اپنے ایک ''جامعۃ الایمان'' کے شیخ سے بات کرنے کے لئے لے گئے۔ وہاں ایک مولوی بھی آ گیا۔ میں نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بیان کئے۔ پھر قتل مرتد اور جہاد اور وفات مسیح کے موضوعات پر بات ہوئی اور وہ سب بغیر دلیل کے اپنے عقائد پر اصرار کرتے رہے اور مَیں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرتا تھا۔ بہرحال جواُن کا بڑا شیخ تھا وہ کچھ احترام سے پیش آیا لیکن دوسرا بہت بدزبانی کرتا تھا اور اس نے مباہلے کی دعوت بھی دی۔ مَیں نے کہا کہ مباہلہ تو امام سے ہوتا ہے لیکن اس کے اصرار کی وجہ سے اور اس لئے کہ یہ لوگ یہ خیال نہ کریں کہ مجھے صداقت حضرت مسیح موعود پہ یقین نہیں ہے مَیں نے مباہلہ قبول کر لیا اور بات ختم ہوگئی۔ اس کے بعد یہ نوجوان مجھے ڈراتے دھمکاتے رہے، گالیاں دیتے رہے، تبلیغ سے روکتے رہے۔ کہتے ہیں رمضان کے آخر میں ایک دن مَیں گھر سے نکلا تو ایک بچے نے مجھے کہا کہ چچا یہ نوجوان آپ کے خلاف منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض نے آ کر مجھے مارنے کی دھمکی دی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت گالیاں دیں۔ کہتے ہیں میں زخمی دل کے ساتھ گھر لوٹا۔ دو رکعتیں ادا کیں۔ نفل پڑھے اور دعا کی کہ یا اللہ تُو ان کی نسبت اپنی قدرت دکھا۔ کہتے ہیں اس کے بعد ایک دو دن میں ان نوجوانوں کی آپس میں لڑائی ہوگئی اور ایک دوسرے کے خلاف خنجر نکال لئے اور لڑائی میں ایک بچے کے منہ پر خنجر لگ گیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک ماہ میں یہ لوگ کہیں چلے گئے اور اس کے بعد اب تک نظر نہیں آئے۔ کہتے ہیں میرا ہمسایہ بھی مکان بیچ کر دوسری جگہ چلا گیا اور وہ جو جامعہ کا مالک تھا اس کے جامعہ پر حوثی قبائل کے باغیوں نے قبضہ کر لیا۔ یہ سب لوگ بھاگ کے پھر سعودی عرب چلے گئے اور وہاں ان کا جو جامعہ ہے وہ بھی اب بمباری کی وجہ سے ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔

آجکل ہم مادی دنیا میں دیکھتے ہیں کہ دنیاوی ترقی کی وجہ سے لوگ دین سے دُور ہٹ رہے ہیں لیکن دنیا میں ایسا طبقہ بھی ہے جو دین کی طرف رغبت رکھتا ہے اور صحیح راستوں کی تلاش میں ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے دلوں کو جانتا ہے۔ اس لئے زمانے کے امام کو قبول کرنے کے لئے دل بھی کھولتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب بھیجا تو آخر اسی لئے بھیجا تھا کہ دنیا انہیں قبول بھی کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبول کر رہی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لوکل مبلغ کے ساتھ تبلیغ کے لئے گیا تو لوگوں کو مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کے بارے میں بتایا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ وہاں گئے تو اس گاؤں کے امام سمیت پندرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ ان کو بتایا گیا کہ اس ماہ خدام الاحمدیہ کا نیشنل اجتماع آبی جان میں ہو رہا ہے اس پر گاؤں والوں نے کہا کہ ایک شخص کو آبی جان (Abidjan) بھجوایا جائے تا کہ وہ جماعت کو قریب سے دیکھے کہ یہ لوگ کیسے ہیں۔ چنانچہ اس گاؤں سے ایک شخص اجتماع میں شامل ہوا اور آبی جان میں جو کچھ دیکھا تھا وہ واپس آ کر لوگوں کو بتایا کہ کس طرح یہ لوگ رہتے ہیں اور کس طرح محبت اور پیار اور بھائی چارے کا ماحول تھا۔ اس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد جب یہ لوگ دوبارہ تبلیغ کے لئے وہاں گئے تو رات نماز عشاء کے بعد اور پھر صبح فجر کے بعد مسیح موعود کی آمد کے بارے میں سوال جواب ہوتے رہے اور کافی لمبا عرصہ یہ سوال جواب چلتے رہے۔ اس پر کہتے ہیں کہ مزید 26/افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ اس طرح وہاں 41/افراد کی جماعت بھی قائم ہوگئی۔

مخالفین کس طرح زور لگا رہے ہیں کہ احمدیت کو ختم کریں اور اللہ تعالیٰ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کے مطابق آپ کے مُحبّوں کا گروہ بڑھا رہا ہے، اس کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ بینن کے مبلغ انصر صاحب لکھتے ہیں کہ جنوری 2016ء میں ایک گاؤں میں نئی جماعت قائم ہوئی اور 87 افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ وہاں کے امام کو ٹریننگ دی گئی اور باقاعدہ نماز جمعہ کی ادائیگی شروع کر دی گئی۔ مولویوں کو جب پتا لگا تو انہوں نے بڑا زور لگایا کہ یہ لوگ احمدیت کو چھوڑ دیں مگر اس جماعت کے تمام نومبائعین مضبوطی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ جب ان کو یہاں سے بھی ناکامی ہوئی تو یہ مولوی وہاں کے بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ ان کو احمدیت سے روکیں۔ چنانچہ بادشاہ نے ہمارے صدر کو بلایا اور کہا کہ اگر آپ کو مسجد چاہئے تو غیر احمدی مولوی آپ لوگوں کے لئے بنا دیتے ہیں آپ لوگ احمدیت چھوڑ دیں۔ اس پر صدر صاحب نے اسے کہا کہ آپ احمدیت کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ بادشاہ نے کہا کہ مَیں تو کچھ نہیں جانتا لیکن مولوی کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں۔ یہ بوکوحرام کے لوگ ہیں اور دہشتگرد لوگ ہیں۔ یہ ہم سب کو قتل کر دیں گے۔ اس پر صدر نے بادشاہ کو بتایا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور مولوی تو ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔ پہلے تو بادشاہ نے بات نہیں مانی۔ کہنے لگا کہ تم احمدیت کو چھوڑ دو اور اگر نہیں چھوڑو گے تو مَیں تمہیں گاؤں سے نکال دوں گا۔ اس پر صدر صاحب نے کہا کہ ہم گاؤں چھوڑ دیں گے لیکن احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔ (یہ ان غریب لوگوں کا اور دور دراز رہنے والے لوگوں کا ایمان ہے) اس پر بادشاہ کا دل بدل گیا اور اس نے کہا کہ تمہیں گاؤں چھوڑنے کی ضرورت نہیں جیسے دل چاہتا ہے کرو۔ چنانچہ پھر اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ان کے وہاں قدم جما دیئے۔ نہ صرف ماننے والوں کے ایمان کو مضبوط کیا، ان کو محبت میں بڑھایا بلکہ مخالف کے دل کو بھی نرم کر کے، اس بادشاہ کے دل کو، چیف کے دل کو نرم کر کے اللہ تعالیٰ نے تائید و نصرت کے سامان پیدا فرمائے۔

پھر مخالفت کے انجام اور اللہ تعالیٰ کی تائید کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بینن کے ہی مبلغ لکھتے ہیں کہ میرے ریجن میں دو بڑے ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ ہفتہ وار جماعتی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور علاقے کی ایک بڑی تعداد تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ایک ریڈیو سٹیشن پر ہر بدھ کو تیس منٹ کا پروگرام نشر ہوتا تھا لیکن اس ریڈیو چینل کا وائس ڈائریکٹر ہماری مخالفت کیا کرتا تھا اور ہمارے پروگراموں میں روک پیدا کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ اسی ریڈیو سٹیشن سے کرپشن کے الزام میں برطرف کیا گیا اور عدالت نے اسے قید کی سزا سنا دی۔ اور جو نئے وائس ڈائریکٹر بنے انہیں ہم نے مشن آنے کی دعوت دی اور انہیں جماعتی اور اسلامی عقائد کے متعلق بتایا گیا۔ کچھ لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے دیا گیا اور اپنی تبلیغ کا مقصد بتایا۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصے تک ہمارے تبلیغی پروگرام سنتے رہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد جب ان سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو یہ نئے ڈائریکٹر کہنے لگے کہ مَیں آپ کی تبلیغ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تبلیغ کا انداز بہت دلکش ہے۔ مَیں آپ کو اسی رقم میں جو آپ ایک پروگرام کے لئے ادا کر رہے ہیں ایک اور ہفتہ وار پروگرام مستقل طور پر فری دیتا ہوں تا کہ اصلی مذہبی تعلیمات کا عوام کو علم ہو اور اسلام کے متعلق غلط عقائد کا ازالہ ہو۔

کہاں تو پروگرام کو جاری رکھنے کی فکر تھی اور کہاں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اسی خرچ میں ہمیں زائد وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا مِل گیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو تائیدات کا وعدہ ہے اس کے نظارے ہر جگہ نظر آتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے خود دلوں کو کھولنے کا ایک اور واقعہ ہے۔ مصر کے ایک دوست احمد صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں اسلام کی صحیح اور سادہ تشریح کرنے پر مَیں آپ لوگوں کو داد دیتا ہوں۔ آپ جو پیش کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کا حقیقی اسلام ہے۔ ہم لوگ داعش اور اس کے کردار سے تھک چکے ہیں اور کاش کہ ہم تمام لوگوں کی سوچیں آپ جیسی ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے پروگرام میں بتائے گئے طریق کے مطابق دو رکعت استخارہ کی نماز ادا کی۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کے سامنے سے تمام مکانات ہٹ رہے ہیں یہاں تک کہ میرے گھر کے سامنے خالی جگہ بن گئی۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کو دیکھا جو آپ اکثر اپنے پروگراموں کی بیک سکرین پر دکھاتے رہتے ہیں (دارالمسیح کا قادیان کا علاقہ۔) کہتے ہیں وہ مَیں نے خواب میں دیکھا۔ کہتے ہیں میں نے اس گھر کو یعنی دارالمسیح کے علاقے کو زمین میں سے پودے کی طرح نکلتے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

''پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہوئے دیکھا۔ اور میں حیران تھا کہ یہ کس طرح نکل رہا ہے۔ پھر میں نے اس میں سے نور کو نکلتے ہوئے دیکھا۔ پھر میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ چاند دن میں نکلا ہے۔ میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ سورج بھی نکلا ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا کہ سورج اور چاند دونوں نکلے ہیں۔ میں بہت خوش ہوا۔ کیونکہ پہلی مرتبہ میں نے استخارہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے جواب پایا۔ اگرچہ میں پہلے سے مسلمان تھا لیکن میں پہلی مرتبہ اللہ کا قرب حاصل کر پا رہا ہوں اور یہ صرف جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہے۔ مَیں آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں۔

قبول احمدیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دل کھولنے کا ایک اور واقعہ سیریا کے ایک دوست احمد درویش صاحب کا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مسلمان تو تھا لیکن دین سے دور تھا۔ 2008ء میں میرے بھائی نے احمدیت قبول کر لی۔ دین سے دُوری کے باوجود مجھے بھائی کے اقدام پر شدید غصہ آیا۔ میں اپنے بھائی سے خوب بحث کرتا اور اکثر اس سے الجھ جاتا۔ بالآخر میرے بھائی نے مجھ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ بچنے لگا۔ کہتے ہیں 2011ء میں شام کے حالات خراب ہوئے تو مَیں شامی حکومت کے مخالف گروہ میں شامل ہو گیا۔ اس دوران مجھے شامی معاشرے میں پائی جانے والی تمام دینی جماعتوں کو دیکھنے کا موقع ملا اور مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان میں سے ہر فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کو کافر کہہ رہا ہے اور ہر ایک کے عقائد میں بے سروپا باتیں شامل ہیں۔ کہتے ہیں حالات کی خرابی کے باعث ہم اہل خاندان حلب شہر کے مضافاتی علاقے میں منتقل ہوئے تو مجھے اپنے بھائی کے ساتھ دوبارہ دینی امور کے بارے میں بحث کرنے کا موقع مل گیا۔ لیکن میں جب بھی اس سے کسی امر کے بارے میں سوال کرتا تو اس کا جواب مجھے حیران کر دیتا اور میں دل میں یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ دراصل اس مسئلہ کا یہی معقول جواب ہے جو احمدی بھائی دیتا ہے۔ لیکن شدت مخالفت کی وجہ سے میں حق بات نہ کہہ پاتا تھا۔ کہتے ہیں ہماری گفتگو چلتے چلتے وفات مسیح کے موضوع تک آ پہنچی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اس گفتگو کے بعد میں نے اپنے بھائی سے بعض جماعتی کتب کا مطالبہ کر دیا۔ کہتے ہیں اس نے کہا کہ تمام کتابیں اسی گھر میں ہیں جسے ہم بمباری کے خوف سے چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں۔ جنگ کی وجہ سے گھر چھوڑ آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں اُسی وقت بمباری، دہشت گردی اور کشت و خون سے بھرپور علاقے میں گیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اگر کتابیں وہاں ہیں تو مَیں یہ خطرہ مول لے لیتا ہوں۔ میں گیا اور وہ کتابیں لے آیا۔ واپس آ کر میں نے ان کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ یہاں تک کہ دل سے احمدی ہو گیا اور اپنے بھائی کو بھی اس کے بارے میں بتا دیا لیکن خانہ جنگی کی صورتحال میں میری بیعت ارسال نہ کی جا سکی۔ کہتے ہیں میں پہلے تو سیرین گورنمنٹ کے خلاف گروپ کے ساتھ مل کر حکومت مخالف سرگرمیوں میں مصروف تھا لیکن قبول احمدیت کے فیصلہ کے بعد جب میں نے خلیفۃ المسیح کے اس بارے میں خطبات سنے تو فوراً حکومت کے خلاف سرگرمیوں کو ترک کر دیا۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب میری بیعت پر سخت ناراض ہوئے اور ایک دن شدید غصہ کی حالت میں یہ بھی کہہ دیا کہ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ خدا مجھے تمہارا منہ نہ دکھائے اور کبھی تمہیں لوٹا کر میرے پاس نہ لائے۔ کہتے ہیں والد صاحب کے ان الفاظ کی میرے ایمان کے بالمقابل کوئی وقعت نہ تھی اور بفضلہٖ تعالیٰ میں اس کے جذباتی اثر سے محفوظ رہا اور پھر ہجرت کر کے ترکی آ گئے اور کہتے ہیں پہلا کام یہاں میں نے یہ کیا کہ بیعت فارم پُر کر کے آپ کو بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ کس طریق سے مخالفین کے حیلوں کو توڑ کر لوگوں کے دلوں کو کھولنے کا سامان کرتا ہے۔ اس کا ایک واقعہ مراکش کے ایک دوست کا ہے۔ عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ میں تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ الٰہی جماعت ہے لیکن ایک الزام کا جواب تلاش کرتے ہوئے مجھے جماعت کی عربی ویب سائٹ میں منہاج الطالبین نامی ایک کتاب مل گئی۔ اس کتاب کی فہرست پڑھتے ہی میرے دل میں اس کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا۔ اس کتاب کی ابتداء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیا ہے جنہوں نے آپ کے بارے میں یہ کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود خالی بیٹھے رہتے ہیں، فارغ بیٹھے رہتے ہیں۔ معترضین نے یہ کہا۔ اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا روزمرہ کا جو شیڈول تھا وہ بیان فرمایا کہ مَیں صبح سے اٹھ کے رات تک کیا کرتا ہوں۔ یہ لکھنے والے مراکشی کہتے ہیں کہ میں ایک طرف اسے پڑھتا جا رہا تھا اور دوسری طرف میرے ذہن میں تفسیر کبیر گردش کر رہی تھی تو میں سوچ رہا تھا کہ جس کا روزمرہ کا پروگرام اس قدر غیر معمولی کاموں سے معمور ہو وہ تفسیر کبیر جیسا گہرا علمی اور تحقیقی کام کس طرح کر سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ فرض کریں اگر مرزا غلام احمد قادیانی خدانخواستہ جھوٹے تھے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو اس طرح کی مشقت میں کیوں ڈالا۔ اگر مرزا صاحب جھوٹے تھے تو ان کا بیٹا کیوں دن رات اسلام کی ترقی کی خاطر قرآن کریم کے خزانے نکال نکال کر دنیا کے سامنے پیش کرنے میں اس طرح مصروف ہے کہ اس جہاد میں نہ اسے اپنی پرواہ ہے، نہ اپنے اہل و عیال کی اور نہ اپنی صحت کا خیال ہے۔ کہتے ہیں میں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میرے ذہن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی آ گئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ جب آنے والا مسیح آئے گا تو وہ شادی کرے گا اور اس کی غیر معمولی اولاد ہو گی۔ جب میں نے اس پیشگوئی پر غور کیا تو میرا دل ایسے عجیب و غریب جذبات سے بھر گیا جن کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہی وہ بطلِ جلیل ہے جس کے ذریعہ کلام اللہ کا فہم پھیلایا گیا اور تفسیر کبیر جیسی عظیم تفسیر دنیا میں ظاہر ہوئی جس کا کوئی ثانی نہیں۔ منہاج الطالبین کے اس حصہ کے مطالعہ سے بیعت کے راستہ میں حائل رکاوٹیں دور ہو گئیں اور میں انشراح صدر کے ساتھ بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی عجیب عجیب طریقوں سے راستے کھولتا ہے۔

پھر رؤیا کے ذریعہ سے خود اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے، اس بارے میں یمن کی ایک خاتون ایمان صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے نوعمری کے عرصہ سے ہی امام مہدی کے زمانے تک زندہ رہنے کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعا کرتی تھی۔ ایک روز میں ایک عربی چینل دیکھ رہی تھی کہ اس پر ایک دینی پروگرام میں ایک معروف مولوی سے کسی نے جماعت احمدیہ کا نام لئے بغیر پوچھا کہ اس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور ان کے بعد خلافت قائم ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ لوگ اوہام باطلہ کا شکار ہیں۔ جھوٹے لوگ ہیں۔ اس لئے آپ ان چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی معمول کی زندگی گزاریں کیونکہ جب امام مہدی آئے گا تو سب کو پتا چل جائے گا۔ ان کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کہتی ہیں یہ بات میرے دل میں، ذہن میں اٹک گئی اور پھر ایک روز 2009ء میں میرے چھوٹے بھائی نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک چینل دیکھا ہے جس پر کچھ لوگ امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہے تھے۔ یہ سنتے ہی مجھے مذکورہ مولوی صاحب سے پوچھا جانے والا سوال اور ان کا جواب یاد آ گیا اور مَیں سمجھ گئی کہ دراصل سوال امام مہدی کے ظہور کا اعلان کرنے والی اس جماعت کے بارے میں تھا۔ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی سے اس چینل کی فریکوئینسی لی اور پھر جب یہ چینل لگایا تو وہاں پر پروگرام 'الحوار المباشر' لگا ہوا تھا۔ میں نے اس پروگرام کے شرکاء کو ایک ایک کر کے بڑی گہری نظر سے دیکھا۔ ان کے چہروں پر عجیب چمک اور نور تھا۔ لیکن مجھے ان پر ترس آیا کہ اتنے سمجھدار ہونے کے باوجود یہ لوگ راستہ بھٹک گئے ہیں۔ نیز میں نے کہا کہ آج تو ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے لیکن انہوں نے آ کر ایک اَور فرقہ بنا لیا ہے۔ کیا اسلام میں اس سے پہلے کم فرقے تھے۔ باوجود اس احساس کے جب میں نے ان کی باتیں سنیں تو وہ میرے دل کو لگیں۔ ایک طرف یہ احساس کہ ایک نیا فرقہ بنا دیا دوسری طرف باتیں بھی اچھی لگ رہی ہیں۔ کہتی ہیں کہ پروگرام ختم ہونے پر ایک قصیدہ پیش کیا گیا جس کے بارے میں یہ لکھا گیا کہ یہ حضرت امام مہدی کا لکھا ہوا ہے۔ اس قصیدے کے کلمات اور تاثیر غیر معمولی تھی۔ میں اپنے خاوند کے ساتھ اس چینل کو ہر روز دیکھنے لگی۔ ہمارا اس چینل کے ساتھ لگاؤ بڑھتا گیا یہاں تک کہ محض چند روز میں ہی ہمارے گھر میں دیگر تمام چینلز بند ہو گئے اور صرف ایم ٹی اے چلنے لگا۔ ہمارے گھر کا ہر فرد اس چینل پر بیان ہونے والے مفاہیم کو پسند کرنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات کی تاثیر ہی کچھ عجیب تھی۔ آپ کا قصیدہ سننے کے دوران میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے کیونکہ یہ الفاظ کسی خدا کی طرف سے آنے والے کے منہ سے ہی نکل سکتے ہیں۔ کسی عام انسان کی بس کی بات نہیں کہ ایسا مؤثر اور بلیغ کلام کہہ سکے۔ کہتی ہیں بہرحال تمام امور کے بارے میں اطمینان کر لینے کے بعد مَیں نے جنوری 2010ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اور پھر کہتی ہیں کہ میرے خاوند نے انٹرنیٹ کیفے سے متعدد بار خط ارسال کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ کہتی ہیں اس وقت جب یہ کامیابی نہیں ہو رہی تھی مجھے اپنے لڑکپن کے زمانے کا، بچپن کے زمانے کا ایک رؤیا یاد آ گیا۔ وہ یہ تھا کہ ایک بے آب و گیاہ سرزمین میں مجھے اپنے سامنے ایک بہت لمبا سایہ نظر آتا ہے جس کے بارے میں خواب میں ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہے۔ یہ سایہ میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جسے پکڑنے کے لئے مَیں دوڑتی ہوں۔ اسی کشمکش میں کبھی گرتی ہوں اور پھر اٹھ کر دوڑنا شروع کر دیتی ہوں۔ کہتی ہیں ایسے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ پھر آگے لکھتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل سے مراد مسیح موعود علیہ السلام تھے جو ظلی طور پر آپ کے کمالات کا عکس ہیں اور ظلی نبی ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے کوشش کر کے آپ کا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدر آباد

ہاتھ تھامنے کی توفیق عطا فرمائی کیونکہ کئی کوششوں کی ناکامی کے بعد بالآخر مارچ 2010ء میں ہم بیعت بھیجنے میں کامیاب ہوگئے۔ پھر کہتی ہیں کہ جب سے بیعت کی ہے خدائی افضال بارش کی طرح نازل ہورہے ہیں اور عجائبِ قدرت اس قدر نظر آتے ہیں کہ جن کے بیان سے ہماری زبانیں عاجز ہیں۔ واقعی وہ بڑے عجائب والا خدا ہے۔ مَیں نے جب بھی دعا کی ہے قبولیت کے نشان دیکھے ہیں۔ ہمارا خدا بڑا ہی مہربان ہے۔ پھر آگے یہ لکھتی ہیں (مجھے لکھ رہی ہیں) کہ آپ کی اور تمام مومنوں کی محبت میرے دل میں میرے اپنے نفس اور اہل اور اولاد اور تمام لوگوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔

پس خدا تعالیٰ باوجود مخالفتوں کے، شیطانی حملوں کے سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور ان کے سینے کھولتا ہے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ بیشمار ایسے واقعات سامنے آتے ہیں جب اللہ تعالیٰ خود پکڑ کر لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ’’خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا‘‘۔ پھر فرمایا ’’وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے‘‘۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ ’’میں تیرے خالص اور دلی مُحبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔‘‘ (یعنی مسلمانوں کے دوسرے فرقے بھی رہیں گے لیکن غلبہ جماعت احمدیہ کو انشاء اللہ حاصل ہوگا) اور فرمایا کہ ’’خدا انہیں (یعنی کہ وہ مومنین کو) نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 648)

پس اللہ تعالیٰ اس کے مطابق ہر روز جماعت میں اخلاص و وفا کے ساتھ ہر مخلص کو، ہر احمدی کو شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے بیشمار وعدے پورے بھی ہوئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ جو کثرت کا وعدہ ہے یہ بھی پورا ہوگا۔ حاسدوں اور معاندوں پر دلائل کی رُو سے ہمیشہ سے ہم غالب رہے رہیں۔ دلیل ان کے پاس ہے نہیں اور جیسا کہ واقعات میں بھی آپ نے سنا کئی لوگوں نے یہی ذکر کیا کہ دلیل کی رو سے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا لیکن مخالفت تھی۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دلائل کی رو سے ہم ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنے اخلاص میں اضافہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’کیا وہ (یعنی مخالفین) سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اس کام کو معرضِ التوا میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے‘‘۔ (حق کے جو مخالف ہیں اگر تو پہلے کامیاب ہوئے ہیں تو اب بھی ہو جائیں گے) ’’لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادے کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلّت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رُسوائی درپیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا۔ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاءؐ کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اِس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا‘‘۔ انشاء اللہ۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 380 تا 381)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

یاد رکھنا چاہیئے کہ شادی اور نکاح اُس وقت کامیاب ہوتے ہیں جب اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے کہ ہم نے اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے

خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 جولائی 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ماریہ چیمہ بنت مکرم مدثر احمد چیمہ صاحب لندن کا ہے۔ یہ عزیزم علی اقتدار احمد واقفِ نو ابن مکرم شاہد احمد باجوہ صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کے یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ شادی میں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی اور نکاح اس وقت کامیاب ہوتے ہیں جب اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے کہ ہم نے اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ اور شادی اور نکاح بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ انسان نکاح کرے تا کہ نیک اور اعلیٰ نسل پیدا ہو، انسانیت کی بڑھوتری ہو۔ اللہ تعالیٰ تو انسان پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان وہ ہے جس میں دو اُنس ہوتے ہیں، دو محبتیں ہوتی ہیں۔ ایک بندوں کی محبت اور ایک خدا کی محبت۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی بیاہوں کے موقعہ پہ بھی صرف اسی بات کو سامنے نہ رکھیں کہ شادی ہوگئی اور دنیاوی خواہشات ہیں جو ہم نے ایک دوسرے سے پوری کرنی ہیں۔ یا لڑکی یہ خیال کرے کہ میرا خاوند اچھا دنیادار ہو، کمانے والا ہو اور میرے گھر کو بھرے۔ بلکہ دونوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے کہ دین تلاش کرو اور دین ہمیشہ مقدم ہو۔ جب دین مقدم ہوگا تو آپس کے تعلقات بھی ٹھیک رہیں گے، خدا تعالیٰ کی خاطر ہر کام ہوگا اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور قابل وجود بننے والی ہوں گی۔ اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو اور آپس میں اعتماد اور محبت کی فضا ہمیشہ ان میں قائم رہے اور نیک نسلیں ان میں سے پیدا ہوں۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا: رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 رجون 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ سوچ رکھتی ہے اوران کو یہ توجہ ہے یا کم ازکم فکر ہے کہ کس طرح اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بہت بڑا فضل اوراحسان ہے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے ہماری سوچیں اس زمانے میں جبکہ دنیا کی خواہشات نے ہرایک کوگھیرا ہواہے، یہ ہیں کہ ہم اپنی اولاد کیلئے صرف دنیا کی فکرنہیں کرتے بلکہ دین کی بہتری کا بھی خیال پیدا ہوتا رہتا ہے۔قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دَوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اس کیلئے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور تربیت کا طریق بھی بتایا ہے اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اوراس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اوراپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجنے والے بن سکتے ہیں

اولاد کے نیک ہونے اورزمانے کے بداثرات سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اوراولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مردعورت دونوں نیکیوں پرعمل کرنے والے ہوں

اولاد کے لئے جب دعا ہوتو اللہ تعالیٰ کے احکامات پرعمل اوراللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ضروری ہے تبھی دعا قبول ہوتی ہے

پس ماں کی بھی اورباپ کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی اصلاح کے لئے،ان کی تربیت کے لئے،مستقل اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد کی بہتری کے لئے دعا مانگتے رہیں اوراپنے نمونے اولاد کے لئے قائم کریں۔اگراپنے نمونے اس نصیحت کے خلاف ہیں جوماں باپ بچوں کوکرتے ہیں تو پھراصلاح کی دعا میں نیک نیتی بھی نہیں ہوتی اورجب اس طرح کا عمل نہ ہوتو پھر یہ شکوہ بھی غلط ہے کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعا کی تھی لیکن پھربھی وہ بگڑ گئی یا ہمیں ابتلاء میں ڈال دیا

واقفین نو کے والدین کوبہت زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کودین کی طرف توجہ دلائیں

جوواقفین نو ہیں وہ پہلے جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کوضرورت ہے کہ نہیں اور جماعت اگران کواپنے کام کرنے کی اجازت دیتی ہے تو کریں ورنہ ان کوخالصتاً اپنے عہد کوپورا کرتے ہوئے اوروالدین کے عہد کوپورا کرتے ہوئے اپنے آپ کووقف کے لئے پیش کرنا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزامسروراحمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزفرمودہ مورخہ 14رجولائی 2017ء بمطابق 14روفا 1396ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح،مورڈن،لندن(یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

بہت سی عورتیں مرد لکھتے ہیں اورملیں، ملاقات کریں تب زبانی بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں اولاد ہونے والی ہے اس کیلئے دعا کریں۔یا یہ کہ ہم اس پیدا ہونے والی اولاد کیلئے کیا دعا کریں۔یا پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ ہماری اولاد ہے، بچے ہیں اوربچپن سے جوانی کی طرف بڑھ رہے ہیں، اس میں قدم رکھنے والے ہیں،ان کی تربیت کی فکر رہتی ہے ان کیلئے کیا دعا کریں؟ کس طرح ان کی تربیت کریں کہ ہمارے بچے صحیح راستے پر اورنیکیوں پر قائم رہیں؟

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ سوچ رکھتی ہے اوران کو یہ توجہ ہے یا کم ازکم فکر ہے کہ کس طرح اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بہت بڑا فضل اوراحسان ہے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے ہماری سوچیں اس زمانے میں جبکہ دنیا کی خواہشات نے ہرایک کوگھیرا ہواہے، یہ ہیں کہ ہم اپنی اولاد کیلئے صرف دنیا کی فکرنہیں کرتے بلکہ دین کی بہتری کا بھی خیال پیدا ہوتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے بشرطیکہ مسلمان اس طرف توجہ دیتے ہوئے اس پرعمل کرنے والے ہوں کہ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دَوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اس کے لئے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور تربیت کا طریق بھی بتایا ہے اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اوراس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اوراپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجنے والے بن سکتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بچوں کی تربیت کوئی آسان کام نہیں اورخاص طور پر اس زمانے میں جب قدم قدم پر شیطان کی پیدا کی ہوئی دلچسپیاں مختلف رنگ میں ہرروز ہمارے سامنے آرہی ہوں تو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جب دعائیں اورطریق بتائے ہیں تو اس لئے کہ اگر ہم چاہیں تو خود بھی اوراپنے بچوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مسلسل دعاؤں، اللہ تعالیٰ کی مدد اور محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ایک مسلسل جہاد کی ضرورت ہے۔اورحقیقی مومن سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُڑ کر اپنے آپ کو بھی اوراپنی اولاد کو بھی شیطان کے حملوں سے بچائے نہ کہ مایوس ہو جائے یا تھک جائے اورخوفزدہ ہوکر منفی سوچوں کو اپنے اوپر طاری کرلے۔

منفی سوچ کی ایک فکر انگیز مثال گزشتہ دنوں ایک خط میں میرے سامنے آئی جب ایک شخص نے لکھا کہ آج کل کی دنیا میں پیسے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔غیر اخلاقی سرگرمیوں کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔منشیات کی نئی نئی قسمیں اور ان کا استعمال عام ہورہا ہے۔معاشرے کی عمومی بے راہ روی بڑھتی چلی جارہی ہے لکھنے والا کہتا ہے کہ اس وجہ سے میں نے سوچا کہ شادی تو بیشک کروں یا شادی ہوئی ہوئی ہے تو بہتر یہی ہے کہ بے اولاد رہوں۔اولاد نہ ہو۔یہ انتہائی مایوس کن سوچ ہے۔گویا شیطان سے ہار مان کر اس کو تمام طاقتوں کا منبع اور حامل سمجھ کر یہ بات کی جارہی ہے۔گویا کہ اللہ تعالیٰ میں کوئی طاقت نہیں کہ اولاد کی تربیت کے لئے ہماری کوششوں میں، ہماری دعاؤں میں برکت ڈالے (نعوذ باللہ) اورہماری اولاد کو اور ہمیں شیطان کے حملوں سے بچائے، چاہے جتنی بھی ہم کوشش کرلیں اوردعائیں کرلیں۔گویا دوسرے لفظوں میں ہم شیطان کے چیلوں کو کھلی چھٹی دینے والے بن جائیں اورمومنین کی نسل آہستہ آہستہ ختم ہوجائے۔یہ سوچ انتہائی خطرناک اور مایوس کُن سوچ ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے والے کی ایسی سوچ نہیں ہوسکتی اورنہ ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کے لئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اوراستعدادوں کو استعمال کرنا ہے اوراپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے۔جو ہمارے مقاصد ہیں ان کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں۔ان کی تربیت بھی کرنی ہے کہ معاشرے کے ان سب گندوں اورغلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا۔اوردنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ ایک عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پرعمل کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ نے نیک اولاد کے لئے ہمیں قرآن کریم میں دعائیں سکھائی ہیں جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا۔

ایک جگہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذریعہ دعا سکھائی اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:39) اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت، اولاد عطا کر۔یقیناً تُو بہت دعائیں سننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی کہ مَیں دعائیں سننے والا ہوں۔اس لئے تم بھی کہو کہ اے اللہ تُو دعا سننے والا ہے۔اس لئے ہماری دعائیں قبول کر اورہمیں پاک اولاد بخش۔

پس جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے لئے دعا بھی ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان

پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکوں اور انبیاء کی صفت ہیں۔ ہر ماں اور باپ کو وہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ مائیں دینی امور کی طرف توجہ دینے والی ہوتی ہیں، عبادات کرنے والی ہوتی ہیں تو مرد نہیں ہوتے۔ بعض جگہ مرد ہیں تو عورتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہیں۔ اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بداثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد عورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے واقعات میں ایک واقعہ ملتا ہے جس میں اولاد ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک شخص کے لئے دعا ہے۔ لیکن اس دعا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشروط کر دیا اور مشروط کیا اس شخص کے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے سے۔ وہ شخص ابھی احمدی بھی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں نہیں آیا تھا لیکن شاید اس کی کوئی نیکی تھی جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے دعا کی۔ یہ منشی عطا محمد صاحب پٹواری ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں غیر احمدی تھا۔ دین سے دُور ہٹا ہوا تھا۔ ان کے ایک دوست تھے وہ انہیں احمدیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے لیکن کہتے ہیں میں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت زیادہ اس بارے میں کہا اور میرے پیچھے پڑ گئے کہ میری باتیں سنو اور ان پہ غور کرو۔ مَیں نے کہا اچھا اگر آپ یہی کہتے ہیں تو میں آپ کو ایک دعا کے لئے کہتا ہوں۔ اگر وہ سنی گئی تو پھر میں غور کروں گا۔ آپ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں تو ان کو میرے لئے دعا کے لئے کہیں اور دعا اس بات کی ہے کہ میری تین بیویاں ہیں کسی کی اولاد نہیں ہے۔ ایک کے بعد دوسری شادی مَیں نے کی تا کہ اولاد پیدا ہو۔ یہ دعا کریں کہ مجھے بیٹا عطا ہو اور بیٹا بھی پہلی بیوی سے ہو۔ کہتے ہیں یہ خط انہوں نے میری طرف سے لکھ دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ حضور نے دعا کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی ہے اور فرمایا کہ آپ کو بیٹا عطا ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔ منشی صاحب کہتے ہیں مَیں ان دنوں میں سخت بے دین تھا۔ شرابی کبابی اور راشی ہوا کرتا تھا۔ رشوت لینا میرا عام کام تھا۔ مجھے کیا پتا ہونا تھا کہ زکریا والی توبہ کیا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں میں یہ پتا کرنے کے لئے کہ زکریا والی توبہ کیا ہے مسجد میں گیا تو مسجد کا امام مجھے مسجد میں دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ شرابی کبابی کہاں سے آ گیا۔ لیکن بہرحال جب مَیں نے سوال کیا تو میرے سوال کا وہ جواب نہیں دے سکا۔ کہتے ہیں پھر مَیں مولوی فتح دین صاحب احمدی کے پاس دوسرے گاؤں میں گیا۔ ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ زکریا والی توبہ بس یہ ہے کہ بے دینی چھوڑ دو۔ حلال کھاؤ۔ نماز روزے کے پابند ہو جاؤ اور مسجد میں زیادہ آیا کرو۔ کہتے ہیں یہ سن کر مَیں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ شراب چھوڑ دی۔ رشوت لینی بند کر دی۔ نماز روزے کا پابند ہو گیا۔ کہتے ہیں چار پانچ مہینے کا عرصہ گزرا ہو گا کہ ایک دن میری بڑی بیوی رونے لگی۔ خیر اس کو دائی سے چیک کروایا تو اس نے جو بات کی اور وہ اس طرف شک کا اظہار تھا کہ شاید اولاد ہونے والی ہے۔ بہرحال اس کی بات سن کر میں نے اس سے کہا کہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی ہے۔ یہ اولاد ہونے کی نشانی ہے۔ شک والی کوئی بات نہیں۔ کہتے ہیں کچھ عرصہ بعد حمل کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے تو مَیں نے لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ میرے بیٹا پیدا ہو گا اور صحتمند اور خوبصورت بھی ہو گا۔ چنانچہ بیٹا پیدا ہوا۔ اور کہتے ہیں اس کے بعد میں نے بیعت کر لی اور اس علاقے کے بہت سے اَور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ (ماخوذ از سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 221-220 روایت نمبر 241)

تو اللہ تعالیٰ کسی کا انجام بخیر کرنا چاہتا ہے تو اس طرح بھی ہوتا ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد ہونا ان کی اصلاح اور پاک تبدیلی کا باعث بن گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی دعا کی قبولیت کو ان میں پاک تبدیلی کے ساتھ مشروط کیا تھا۔ تو بہرحال جہاں زکریا کی دعا ہم اپنی اولاد کے لئے کرتے ہیں وہاں ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

لیکن اس ضمن میں یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک اور شخص کا معاملہ پیش ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ میرے لئے دعا کریں بیٹا پیدا ہو یا اولاد ہو تب مَیں احمدی ہو جاؤں گا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ مَیں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ لوگوں کے ہاں بچے پیدا کروانے کیلئے مَیں آیا ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 9، صفحہ 115، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس کے حالات بالکل مختلف تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بہرحال نبی تھے ان کی نظر اس کے بارہ میں وہاں تک پہنچی کہ یہ شرط ایسی ہے کہ جو ٹھوکر کا بھی موجب ہو سکتی ہے لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا انجام بخیر بھی کرنا تھا اور کوئی نیکی بھی ہو گی تو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کے اس کو بیٹے کی خبر بھی دے دی۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہر چیز کو ہر چیز سے مشروط نہیں کیا جاتا۔ احمدی ہونے کو دعا سے مشروط نہیں کیا جاتا۔ بعض دفعہ لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ یہ ہو گا تو تب ہم احمدی ہوں گے۔ تو شرطیں لگا کے احمدی ہونا کوئی دین کو قبول کرنے والی بات نہیں ہے بلکہ اپنی شرائط پر اللہ تعالیٰ کو منوانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو کسی کی شرطوں پر کسی کی ہدایت کا سامان پیدا نہیں کرتا۔ ہمیں ہدایت پہ چلنے کی ضرورت ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ جہاں ہم اپنی اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں وہاں ہمیں اپنے اندر بھی پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا کے حوالے سے سورۃ الانبیاء میں اس دعا کا بھی ذکر ملتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ (الانبیا:90) کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ اس دعا میں بھی جب اللہ تعالیٰ کو خیر الوارثین کہا ہے تو واضح ہے کہ اولاد کی دعا صرف اس لئے نہیں کہ اولاد ہو جائے اور وارث پیدا ہو جائیں جو دنیاوی معاملات کے وارث ہوں بلکہ ایسے وارث اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں اور ظاہر ہے ایسی دعا وہی لوگ مانگ سکتے ہیں جو خود بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اگر دنیاداری میں انسان ڈوبا ہوا ہے تو نیک وارث کس طرح مانگے گا۔ اگر کوئی عورت صرف اس لئے اولاد کی خواہش کر رہی ہے کہ عورت کا اولاد کی خواہش کرنا ایک فطری تقاضا ہے یا پھر بعض اوقات اس لئے خواہش کر رہی ہے کہ خاوند کی خواہش ہوتی ہے تو ایسی اولاد پھر بعض دفعہ ابتلا کا موجب بن جاتی ہے۔ اولاد کی خواہش بڑی جائز خواہش ہے لیکن ساتھ ہی نیک وارث پیدا ہونے کی بھی دعا کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اولاد کی خواہش صرف وارث بنانے کے لئے نہ کرو بلکہ نیک، صالح اور خادم دین وارث بنانے کے لئے کرو ورنہ اولاد بھی ابتلاء کا باعث بن سکتی ہے، ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ ”اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف:197) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے۔ (انسان) اگر بد بخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ“ (یا اولاد بد بخت ہے تو لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ) ”وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلّاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے“۔ (اللہ تعالیٰ کی رائے اور منشا کیا ہے؟ یہی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اگر یہ ہو گا تو پھر آپ نے فرمایا کہ اولاد کی طرف سے پھر مطمئن ہو جاتا ہے کیونکہ پھر ایسا انسان اپنی اولاد کے لئے دعا بھی کرتا ہے اور اس کی تربیت کی کوشش بھی کرتا ہے۔) آپ فرماتے ہیں ”اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفّل کرے گا اور اگر بدچلن ہے تو پھر جائے جہنم میں۔ اس کی پرواہ تک نہ کرے۔“

پھر ایک جگہ آپ اسی اولاد کے ضمن میں (اسی مضمون) کو جاری رکھتے ہوئے) نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو“۔ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 109، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اولاد کو دین سکھانے اور دین سے منسلک رکھنے کے لئے، ان کی دینی تربیت کی طرف کم از کم اتنی کوشش تو انسان کی ہو جتنی دنیاوی کوششیں ہوتی ہیں۔ دنیا کی طرف زیادہ کوشش ہوتی ہے اور دین کی طرف بہت کم کوشش۔ اسی وجہ سے پھر بعض لوگوں کو ابتلاء بھی آتے ہیں۔ مشکلات میں بھی پڑتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ”بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو“۔ گویا کہ اولاد کی خواہش صرف جائیداد کے لئے ہے ”تا کہ جائیداد غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے“۔ آپ فرماتے ہیں ”مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون؟“ سبھی غیر بن جاتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ”اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادمِ دین ہو۔“ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 110، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بھی دعا سکھائی کہ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الاحقاف:16) کہ میرے لئے میری ذریّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً مَیں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہاں اولاد کی اصلاح کرنے کی دعا کی ہے تو ساتھ اس بات کا بھی اقرار کیا ہے کہ میں تیری طرف رجوع کرنے والوں اور فرمانبرداروں میں سے بنوں یا ہوں۔

پس اولاد کے لئے جب دعا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ضروری ہے تبھی دعا قبول ہوتی ہے۔ پس ماں کی بھی اور باپ کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی اصلاح کے لئے، ان کی تربیت کے لئے مستقل اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد کی بہتری کے لئے دعا مانگتے رہیں اور اپنے نمونے اولاد کے لئے قائم کریں۔ اگر اپنے نمونے اس تعلیم کے خلاف ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے، اگر اپنے نمونے اس نصیحت کے خلاف ہیں جو ماں باپ بچوں کو کرتے ہیں تو پھر اصلاح کی دعا میں نیک نیتی بھی نہیں ہوتی۔ اور جب اس طرح کا عمل نہ ہو تو پھر یہ شکوہ بھی غلط ہے کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعا کی تھی لیکن پھر بھی وہ بگڑ گئی یا ہمیں ابتلاء میں ڈال دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بڑی جامع دعا بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو شیطان کے حملوں سے بچنا چاہتے ہیں اور بچتے ہیں، جو رحمان خدا کے بندے بننا چاہتے ہیں ان کی جو بعض خصوصیات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (الفرقان:75) کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ یہ دعا اولاد کے لئے اور اپنے جیون ساتھیوں کے لئے مَردوں کو بھی کرنی چاہئے اور عورتوں کو بھی۔ جب عورت اور مرد نیک اور صالح اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے دعا کرتے ہیں تو پھر اولاد کی پیدائش کے بعد بھی ان کے کام ختم نہیں ہو جاتے بلکہ ماں بھی اور باپ بھی، بیوی بھی اور خاوند بھی اپنے اپنے دائرے میں نگران اور امام ہیں۔ اور یہ حق اسی وقت ادا ہوگا جب خود بھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے اور بچوں کے لئے دعا کرنے والے ہوں گے اور اپنے اعمال کو بھی دیکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کے حوالے سے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’نکاح سے ایک اور غرض بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (الفرقان:75) یعنی مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیش رَو ہوں۔‘‘ (آریہ دھرم، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 23)

پس یہاں پھر آپ نے ماں باپ کو اس دعا کے ساتھ اپنے عمل دکھانے کی ہدایت فرما دی کہ ہم ان کے پیش رَو ہوں۔ پیش رَو ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم عملی نمونے قائم کرنے والے بنیں۔ پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بار بار ہر دعا کے ساتھ اس بات کا اعادہ اور تلقین فرماتا ہے کہ اگر تمہیں صالح اولاد کی خواہش ہے تو اپنے عملوں کی طرف نظر رکھو۔

پھر اس بات کے ذکر میں کہ اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے اور کیوں ہونی چاہئے اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اس کو بھی اولاد کی خواہش کرتے ہوئے سامنے رکھنا چاہئے یا اولاد کی پیدائش کے وقت بھی سامنے رکھنا چاہئے اور اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنی چاہئے، اپنی اصلاح کی بھی فکر ہونی چاہئے تا کہ اولاد بھی نیک صالح ہو، نہ کہ صرف دولت اور املاک کی وارث بنانے کے لئے اولاد پیدا کی جائے۔ اور یہ دعا کس ترتیب سے اور کس طرح کرنی چاہئے، ان سب باتوں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’انسان کو سوچنا چاہئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔ لیکن جب یہ ایک خاص اندازے سے گزر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57) اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حقِّ عبادت ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اَور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیاتِ صالحات کی بجائے اس کا نام باقیاتِ سیّئات رکھنا جائز ہوگا‘‘ (نیک صالح اولاد نہیں ہوگی جو پیچھے رہنے والی ہو بلکہ برائیاں کرنے والی چیز پیچھے چھوڑ کے جائیں۔) فرمایا ’’لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مَیں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں‘‘ (بڑی اچھی خواہش ہے) ’’تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔‘‘ (خواہش تو نیک اولاد کی ہو لیکن خود اپنے عمل اس سے مختلف ہوں۔ بہت سارے لوگ ہیں، آتے ہیں اور کہتے ہیں دعا کریں۔ نیک اولاد ہو۔ صالح اولاد ہو۔ اپنی نمازوں کے بارے میں یہی ان کا جواب ہوتا ہے کہ کوشش کرتے ہیں کہ پوری نمازیں پڑھیں۔ جنہوں نے فرائض نماز بھی ادا نہیں کرنے ان کی نیکی کی کیا حالت ہو سکتی ہے) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذّاب ہے۔‘‘ (جھوٹا ہے) ’’صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیاتِ صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے اَملاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش‘‘ (آپ فرماتے ہیں) ’’میرے نزدیک شرک ہے۔‘‘

پھر اس کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’ایک اَور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدّنظر رکھتے ہیں‘‘۔ دعا کی طرف بھی بہت کم توجہ ہے۔ تربیت کی طرف جو توجہ ہونی چاہئے وہ بھی نہیں ہے۔) فرمایا کہ ’’میری اپنی تو یہ حالت ہے‘‘ اپنے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بیباک ہوتے جاتے ہیں‘‘۔ اگر اولاد کو شروع میں نہیں روکیں گے، ان کو نہیں سمجھائیں گے۔ شروع شروع میں پیار سے بھی سمجھایا جاتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ برائیوں میں بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے۔‘‘ (دین سکھانا بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں ہے کہ باہر سے وقت نہیں ملا۔ دنیاوی پڑھائی میں مصروف ہیں، دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں اس لئے نہ خود دین سکھانے کی طرف توجہ دی، نہ بچوں کے لئے کوئی انتظام کیا۔ عقائد سکھانا دین سکھانا بڑا ضروری ہے۔) فرمایا ’’اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے‘‘۔ اب اخلاق کے بھی معیار ہیں۔ یہاں اخلاق کے معیار کچھ اور ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جو دین میں اخلاقی معیار سکھائے ہیں وہ بہت اعلیٰ معیار ہیں۔ صرف دنیاوی اخلاقی معیار نہیں بلکہ وہ اخلاقی معیار ہمیں تلاش کرنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائے ہیں، جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے، جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ثابت کر کے ہمیں دکھایا ہے۔ اور وہ اخلاقی معیار ہیں جو ہم نے آگے اپنی نسلوں میں قائم کرنے ہیں۔)

آپ نے فرمایا کہ: ’’یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اَقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (الفرقان:75) یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر ایک شئے پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 370 تا 373۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اپنے آپ کے متقی ہونے کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلنے

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

والا بنائے اور آگے پھر اولاد کے بھی متقی ہونے کی دعا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اولاد کی پرورش ''محض رحم کے لحاظ سے کرے، نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے۔ بلکہ وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا کا لحاظ ہو کہ یہ اولاد دین کی خادم ہو''۔ آپ فرماتے ہیں: ''لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہوں''۔ فرمایا کہ ''اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لئے یہ کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے۔ اَور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔ صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائیداد کا مالک نہ بن جاوے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو۔'' (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 381 تا 382، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور خاص طور پر واقفین نَو کے والدین کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کو دین کی طرف توجہ دلائیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کیلئے کرتے ہیں۔ محبت دنیا ان سے کراتی ہے۔ خدا کے واسطے نہیں کرتے۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیّت سے کرے وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے یا اَور مِلک ہے وہ اس کا وارث ہو اور کوئی شریک اس کو نہ لے جائے۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کمبخت جب تُو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن، اپنے بیگانے سب برابر ہیں''۔ فرماتے ہیں کہ ''مَیں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے اور کہتے سنے ہیں کہ دعا کرو کہ اولاد ہو جائے جو اس جائیداد کی وارث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد کوئی شریک لے جاوے۔ اولاد ہو جائے خواہ وہ بدمعاش ہی ہو۔ یہ معرفت اسلام کی رہ گئی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 6، صفحہ -351 تا 352، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

عام مسلمانوں میں تو یہ بڑا عام ہے۔ اور اسی وجہ سے خاص طور پر لڑکوں کی پیدائش کے لئے بڑی توجہ دی جاتی ہے کہ لڑکا پیدا ہو جائے اور لڑکے جو ہیں وہ اپنی بہنوں کو اور اپنے والدین، اپنی بیٹیوں کو جائیداد نہیں دیتے اور ساری جائیداد کا وارث لڑکوں کو بنا دیتے ہیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے اور پھر وہ لڑکے بھی اس جائیداد کو ضائع کر دیتے ہیں۔ تو یہ تو دنیا میں ہم دیکھتے ہیں اور آج بھی مثالیں ملتی ہیں۔

بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ خاص طور پر جو واقفین نو کے ماں باپ ہیں ان کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے لئے دعا بھی اس مقصد کے لئے کرنی چاہئے کہ وہ بڑے ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ وقف کرنے والے ہوں۔ یہ نہیں کہ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا دیا اور بڑے ہو کر کہہ دیا کہ ہم تو اپنے کام کر رہے ہیں۔ بلکہ جو واقفین نَو ہیں وہ پہلے جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کو ضرورت ہے کہ نہیں اور اگر جماعت ان کو اپنے کام کرنے کی اجازت دیتی ہے تو کریں ورنہ ان کو خالصتاً اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور والدین کے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہئے۔

پس اولاد کے لئے دعا اور خواہش اس سوچ کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ ہونی چاہئے کہ ایسی اولاد ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔ جو ہماری یعنی ماں باپ کی اور خاندان کی عزت قائم کرنے والی ہو۔ اپنے دادا پڑدادا کے نام کی عزت قائم کرنے والی ہو۔ بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے باپ دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ صرف ان کی اولاد ہونا ہی کافی نہیں۔ بڑے لوگ بڑے فخر سے بتاتے ہیں۔ اچھی بات ہے۔ لیکن فخر تب ہونا چاہئے کہ وہ نیکیاں بھی جاری ہوں۔ اولاد ہونا کافی نہیں ہے بلکہ ماں باپ کا یہ بھی کام ہے کہ اپنی اولاد کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ وہ ان کی نیکیاں، باپ دادا کی نیکیاں قائم کرنے والے بھی ہوں اور جب یہ دعا ماں باپ کر رہے ہوں گے تو اپنے پر بھی نظر رکھیں گے کیونکہ ہم اپنے باپ دادا کے نام کو زندہ رکھنے والے تبھی بن سکتے ہیں جب ہم اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنے والے ہوں۔ پس اپنے جائزوں کے ساتھ ہر ایک کو آخری وقت تک بچوں کی نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔'' فرمایا ''ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔'' اور انجام بخیر کیلئے آپ نے فرمایا کہ ''اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کیلئے مستقل دعا کرتے رہنا چاہئے۔''

پھر آپ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔'' (یہ والدین کا کام ہے۔) فرمایا ''اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا''۔ فرمایا کہ ''قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونو نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا (الکہف:83) ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔'' (بچے کیسے تھے، بلکہ ماں باپ کا ذکر کیا۔) فرمایا کہ ''پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 110، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو پھر اللہ تعالیٰ اولاد کی بہتری کے لئے اور ان کے رزق کے لئے بھی سامان پیدا فرماتا رہے گا۔

پس یہ وہ بنیادی اصول ہے جس کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے اور یہ قرآنی تعلیم کی ہی وضاحت ہے کہ ماں باپ کا اپنا نمونہ ہی بچوں کی تربیت میں کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر ایک اولاد کے لئے بہترین نمونہ بننے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ بعض لوگوں کی عادتیں ہوتی ہیں کہ دوسروں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ وہ کیسا ہے تو دوسروں کی طرف نظر رکھنے کی بجائے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینے والے ہوں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ تبھی ہم آگے نیک نسل بھی چلا سکتے ہیں۔ اپنی اولاد کے لئے مستقل دعائیں کرنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی ہمیشہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے اور پھر یہ سلسلہ آگے بھی چلتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم مصعب شویری صاحب (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرم مصعب شویری صاحب آف شام کے خاندان کے احمدیت کی طرف ایمان افروز سفر کا کچھ احوال نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔

مکرم مصعب شویری صاحب لکھتے ہیں: مجھے ترکی میں پہنچے ابھی چار ماہ ہی ہوئے تھے کہ شام سے میرا بھائی، بھابھی، دو برادرِ نسبتی اور میرا ہم زلف اپنی اہلیہ کے ساتھ ترکی پہنچ گئے۔ ترکی میں ہر طرف سے سیرین لوگ آرہے تھے اور کام ملنا بہت مشکل تھا اور جو ملتا تھا اس کی اجرت بہت کم تھی۔ اسی طرح علیحدہ گھر ملنا بھی بہت مشکل تھا اور اگر مل جاتا تو اس کا کرایہ دینا اس سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ ان حالات کی وجہ سے یہ شام سے آنے والے میرے رشتہ دار میرے ساتھ میرے گھر میں ہی رہنے لگے۔ مَیں، میرا بھائی اور میرا ہم زلف کچھ نہ کچھ کماتے تھے لیکن ہر ماہ کے آخر پر سب کے ہاتھ خالی ہو جاتے تھے۔ کئی ماہ تک جب یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم نے سنجیدگی سے کسی اور ملک میں جانے کے بارہ میں سوچنا شروع کر دیا۔

زندگی اور موت کا سفر

ہمیں یہ خبریں تو پہنچ رہی تھیں کہ بعض یورپین ممالک نے سیرین مہاجرین کو کھلے دل سے قبول کرنا شروع کر دیا ہے لیکن اس کے لئے ان ممالک تک پہنچنے کا مشکل ترین مرحلہ طے کرنا ہر ایک کا انفرادی کام تھا۔ اس کیلئے لوگوں نے جب سمندری راستوں کے ذریعہ یورپین ممالک کی طرف جانا شروع کیا تو کئی لوگ راستے میں حادثات کا شکار ہو گئے اور جب ان مہاجرین کی ہولناک موت کی خبریں آئیں تو پھر کئی ممالک نے ترکی وغیرہ میں موجود سیرین پناہ گزینوں کو باضابطہ طور پر امیگریشن دینے کا اعلان کیا۔

بہر حال میں ان دنوں کی بات کر رہا ہوں جب لوگ ان ممالک تک پہنچنے کا مشکل ترین مرحلہ خود طے کرنے کی کوشش میں تھے۔ ہمیں بتایا گیا کہ ترکی اور یونان کے مابین ایک مقام پر ایک دریا ہے جسے پار کر کے یونان پہنچا جا سکتا ہے اور پھر وہاں سے یورپ کے کسی بھی ملک کی طرف سفر کرنا ممکن ہو سکے گا۔

ہم نے رختِ سفر باندھا اور بیوی بچوں کو لے کر اس دریا کی جانب چل نکلے۔ ہم کل گیارہ افراد تھے اور ہمارے پاس ربڑ کی ایک ہی کشتی تھی جس پر ایک وقت میں چار افراد سوار ہو سکتے تھے۔ کئی دنوں تک سامان اٹھائے زرعی اراضی اور جنگلی علاقوں میں تکلیف دہ سفر کرنے کے بعد بالآخر ہم اس دریا تک جا پہنچے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ کوئی معمولی سا دریا ہو گا لیکن یہ تو خاصا وسیع دریا تھا اور اس میں پانی بہنے کی رفتار بہت تیز تھی جسے دیکھتے ہی ہمارا دل بیٹھ گیا۔

ہم میں سے سب سے ماہر پیراک کو ہم نے رسی سے باندھ کر اس دریا کو پار کرنے کے لئے اتارا تو وہ پانی کے تیز بہاؤ کا مقابلہ نہ کر سکا اور ہمیں مجبوراً رسّی کھینچ کر اسے نکالنا پڑا۔

اس کے بعد قرعہ میرے، میرے بھائی عبد اللہ اور ایک اور دوست کے نام نکلا کیونکہ ہم پیراکی جانتے تھے۔ ہم نے دوسری سائیڈ پر پہنچ کر باقی احباب کو باری باری منتقل کرنا تھا۔ ہم نے تیرنا شروع کیا اور بہت سی مشکلات کے بعد بالآخر تھک ہار کر دوسرے کنارے پر تو پہنچ گئے لیکن دریا کے تیز بہاؤ کی وجہ سے اس ٹارگٹ سے کئی سو میٹر دور چلے گئے جو ہم نے تیرنے سے قبل مقرر کیا تھا۔

میں نے باقی دو احباب سے کہا کہ تم واپس جاؤ اور دوسروں کو لانے کی کوشش کرو اور میں یہاں سے راستہ تلاش کرتا ہوں۔ میں نے وہاں گھاس پھوس اور درختوں کے جھنڈ کاٹ کر راستہ بنانے کی کوشش کی کہ اسی اثناء میں واپس جانے والے دونوں بھائیوں نے لائٹ کے ذریعہ اور بول کر بھی مجھے پیغام بھیجا کہ ان میں واپس آنے کی ہمت نہیں ہے اس لئے اب وہ اگلے روز کوشش کریں گے۔ گو کہ میں ابھی بھی ترکی کی حدود میں تھا لیکن مجھے اگلے روز تک اسی جھاؤ اور درختوں میں چھپ کر رہنا تھا تا دیگر احباب بھی آجائیں تو ہم یونان کی حدود میں داخل ہوں۔

میں ساری رات وہاں سے راستہ ہی تلاش کرتا رہا تا آنکہ صبح ہو گئی اور بارڈر سیکیورٹی نے پٹرولنگ شروع کر دی۔ پٹرولنگ کے دوران انہوں نے دریا کے قریب موجود باقی احباب کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے کچھ سیکیورٹی والے میری طرف بھی آئے تو میں نے ان کی منتیں کیں کہ مجھے بھی گرفتار کر لو اور واپس لے جاؤ کیونکہ میری فیملی کے لوگ بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی بلکہ وہ خود مجھے کہتے جاتے تھے کہ تم یونان کے قریب پہنچ چکے ہو ادھر چلے جاؤ۔ میرا ایک ساتھی وہاں پر اپنے کپڑے چھوڑ گیا تھا میں نے وہ سب ہی پہن لئے اور سوچا کہ اگر میں یہیں بیٹھا رہا تو مر جاؤں گا۔ واپس جانے کے لئے دوبارہ دریا پار کرنا تو ناممکن تھا، اس لئے مجھے یہاں سے بہر حال آگے کو ہی نکلنا تھا۔ چنانچہ میں نے قدآدم گھاس اور درختوں کی شاخوں اور کانٹوں کے درمیان سے راستہ تلاش کرنا شروع کیا لیکن بمشکل دس میٹر کا فاصلہ طے کیا تھا کہ میری ہمت جواب دے گئی۔ میں نے ایک درخت پر چڑھ کر آگے کی طرف دیکھا تو دور دور تک کہیں کوئی راستہ دکھائی نہ دیا۔

میرے جسم کے ذرے ذرے میں تھکان خیمہ زن تھی اور میرے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے اور موت مجھے اپنے سامنے نظر آرہی تھی۔ میں وہاں گر گیا اور نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ بآواز بلند دعا کی اے خدایا! اے مجبوروں اور بے سہاروں کی دعائیں سننے والے خدا! مجھے اس جگہ سے اپنے فضل سے نکال لے اور یہاں گمنامی کی موت مرنے سے بچا لے۔

مجھے اس دعا کی قبولیت کا یقین ہو گیا اور اس بات نے میرے جسم میں نئی روح پھونک دی جس کی بدولت میں نے مزید آگے راستہ بنا کر چلنا شروع کر دیا۔ بالآخر گرتے پڑتے تقریباً چھ گھنٹے کی جدوجہد کے بعد مجھے ایک راستہ دکھائی دیا۔ وہاں پر پہنچ کر میں نے سکھ کا سانس لیا اور پھر کچھ دیر اس راستے پر چلنے کے بعد مجھے بارڈر سیکیورٹی کی ایک چوکی نظر آئی۔ وہاں جا کر میں نے اپنی کہانی سنائی اور ان سے ترکی واپس بھجوانے کی درخواست کی۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ سیرین مہاجرین کے لئے یورپین ممالک میں ایک نرم گوشہ تو موجود تھا اس لئے انہوں نے مجھے واپس ترکی بھجوا دیا اور وہاں ترکی پولیس نے مجھے پکڑا اور اسی کیمپ میں بھیج دیا جہاں میری فیملی اور دیگر افراد کو ایک روز قبل پکڑ کر لے آئے تھے۔ یوں اللہ نے اپنے فضل سے ہمیں دوبارہ ملا دیا۔

سفر یورپ میں کامیابی

ایک ہفتہ ہمیں وہیں پر کیمپ میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد باقی احباب تو سفر سے تائب ہو گئے لیکن میں اپنے ترکی میں بدترین معاشی حالات کے پیش نظر وہاں سے نکلنے پر مصر رہا۔

چند دنوں کے بعد ہی ہمیں یورپ کی طرف جانے والی کشتی میں جگہ مل گئی۔ بیس پچیس افراد کو لے جانے والی اس کشتی میں ہم پچاس سے زائد افراد تھے اور سمندر میں دور دور تک سوائے خدا کے کوئی معین و مددگار نہ تھا۔ اس سفر کی لمبی داستان کو میں مختصر کرتے ہوئے اتنا کہتا ہوں کہ راستے میں کشتی کا انجن تین بار بند ہو گیا۔ دو بار تو اسے ٹھیک کرنے میں معجزانہ طور پر کامیابی ہوئی لیکن تیسری بار انجن بند ہونے کی وجہ ایسی تھی جس کا ہمارے پاس کوئی توڑ نہ تھا۔ اس بار اس کا تیل ختم ہو گیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر سب نے شور مچانا شروع کر دیا اور قریب تھا کہ اس افراتفری کی وجہ سے کشتی الٹ جاتی۔ یہ دیکھ کر میں نے سب سے کہا کہ یہ وقت دعا کا ہے اور پھر ہم نے ایسی پُرسوز دعا کرتے ہوئے کہا کہ اے خدایا تو بنی اسرائیل کے بارہ میں جانتا تھا کہ انہوں نے سمندر پار کرنے کے بعد تیرے حکموں کی نافرمانی کرنی ہے پھر بھی جب انہوں نے اخلاص کے ساتھ تجھے پکارا تو تُو نے انہیں بچا لیا، ہم بھی گنہگار ہیں اور آگے بھی ہم سے غلطیاں سرزد ہوں گی لیکن اس وقت اخلاص کے ساتھ تیرے حضور جھکتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمیں اِس مشکل سے نکال۔

دعا کے بعد کشتی کے پٹرول کا ٹینک ہلایا جلایا تو اس کے پیندے میں آدھا لیٹر پٹرول نکل آیا۔ لیکن یہ بھی ناکافی تھا۔ تاہم انجن اسٹارٹ کیا تو کشتی چل نکلی۔ خدا کا ایسا فضل ہوا کہ کچھ دیر کے بعد ہی ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے ہمیں کچھ مچھیرے نظر آئے گو کہ وہ بہت دور تھے لیکن ہمارے اشاروں کو انہوں نے سمجھ لیا اور ایک مچھیرا کشتی دوڑاتا ہوا کچھ دیر میں ہم تک پہنچ گیا اور ہماری کشتی کو اپنی کشتی سے باندھ کر کنارے تک لے گیا۔ سب خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اترے اور زمین پر سجدہ ریز ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کا شکر ادا کیا۔

بہر حال تقریباً دس دن کے سفر میں مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے ہم جرمنی پہنچ گئے۔ جرمنی میں ہمیں ہر سہولت دی گئی اور تین ماہ کے عرصہ میں ہمیں گھر بھی مل گیا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

جلسہ سالانہ اور لقاءِ حبیب

اس کے بعد وہ دن بھی آگیا جس کا ہمیں مدتوں سے انتظار تھا۔ یعنی خلیفۂ وقت کی زیارت اور اس جلسہ میں شمولیت جس میں خلیفۂ وقت شامل ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا جلسہ پہلی بار دیکھا تھا۔ ہزاروں کے مجمع کے کھانے پینے اور ٹھہرنے کے منظم بندوبست کے علاوہ سوال وجواب کی مجالس اور علمی و تربیتی موضوعات پر غیر معمولی تاثیر والے خطابات اور تہجد و نمازوں میں رقت آمیز مناظر اس اجتماع کو ایک غیر معمولی روحانیت سے معمور کر رہے تھے۔ ایسے لگتا تھا یہ جنت نما کوئی مقام ہے جہاں ہمیں تین روز کیلئے ٹھہرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

جلسہ کے بعد وہ گھڑی بھی آپہنچی جس کا ہر احمدی کو بشدت انتظار ہوتا ہے۔ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہماری ملاقات کا دن بھی آ گیا۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے اجتماعی ملاقات ہوئی جس کے بعد ہر فیملی کی حضور انور کے ساتھ علیحدہ تصویر ہوئی۔ حضور انور کی مبارک مجلس میں گزارے جانے والے یہ مختصر لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات تھے۔

ایک افسوسناک حادثہ

شروع سال 2017ء میں ایک ایسا حادثہ پیش آیا جس نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ سیریا کے برے حالات کے باوجود میری اہلیہ کے والدین ابھی ہماری آبائی بستی حُوش عرب میں ہی رہ رہے تھے۔ جنوری کے دوسرے ہفتے میں ایک رات گیس سے چلنے والا ہیٹر کھلا رہ گیا اور اس کی گیس پورے گھر میں پھیل گئی۔ صبح کے وقت میری ساس مکرمہ سعدہ برتاوی صاحبہ ہیٹر کو چلانے کے لئے آئیں اور جونہی آگ جلانے کی کوشش کی تو ایک بڑا دھماکہ ہوا اور وہ آگ کی لپیٹ میں آگئیں۔ اس حادثے میں ان کے جسم کا اکثر حصہ متاثر ہوا۔ گھر میں موجود میرے سسر اور سالی بھی آگ کی لپیٹ میں آئے، گھر کے دروازے اور کمرے کی ایک دیوار بھی گر گئی۔ انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں بظاہر ان کی حالت سنبھل گئی اور ہماری ان سے بات بھی ہو گئی۔ ایک ہفتے کے بعد انہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا جس میں وہ جانبر نہ ہو سکیں اور محض 42 سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انہوں نے اپنے خاوند کے بعد 2004ء میں بیعت کی تھی لیکن اخلاص و وفا میں اپنے خاوند اور بچوں سے بہت آگے تھیں۔ بہت نیک، پارسا اور ہمدرد خاتون تھیں۔ ان کے میاں کو جب کسی کے ساتھ کوئی نیکی کرنے کا خیال آتا اور وہ اپنی اہلیہ سے اس کے بارہ میں بات کرتے تو وہ بتاتیں کہ مجھے بھی یہی خیال آیا تھا اور مَیں نے اس یقین سے اس پر عمل کر دیا ہے کہ آپ مخالفت نہیں کریں گے۔ خاوند ابھی سوچ رہا ہوتا تھا اور یہ نیکی کر چکی ہوتی تھیں۔

میرے سسر 2009ء سے 2013ء تک گرفتار رہے اور اس دوران میری ساس نے بہت محنت کر کے بچوں کا پیٹ پالا اور گزشتہ قرض بھی ادا کئے۔

جب ہم ترکی سے یورپ جانے کی کوشش کر رہے تھے تو ہمارے ہاتھ میں اس سفر کے لئے معقول رقم نہ تھی۔ اس دوران ہمارے ہاں بیٹے کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔ چنانچہ میری ساس اپنے ایک بیٹے کو لے کر سیریا سے ترکی آئیں اور اپنے نواسے کو بھی دیکھا اور ایک خطیر رقم ہمارے حوالے کر دی اور پھر ہماری روانگی سے ایک روز قبل سیریا واپس چلی گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے ازراہ شفقت 24/فروری 2017 کے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر فرما کر ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی رحمت کی ردا میں ڈھانپ لے اور ہمیں اور ہماری اولادوں کو جماعت اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26/مئی 2017)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ایک حقیقی مسلمان کا کردار یہی ہونا چاہئے کہ معاشرے میں نیکیاں پھیلائے

معاشرے کی برائیوں کو دُور کرنے کیلئے ضروری ہے کہ برائیوں کی پردہ پوشی کی جائے اور خوبیوں کو ظاہر کیا جائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 31؍مارچ 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اللہ تعالیٰ نے ہمیں گناہوں سے بچنے کے لیے کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے یہ دعا سکھائی ہے کہ جہاں تم اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے بچنے کی کوشش کرو وہاں استغفار بھی کیا کرو تو میں تمہارے گناہوں کو بھی معاف کروں گا تمہاری پردہ پوشی کروں گا۔ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ پوشی کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عمومی پردہ پوشی تو ہر ایک کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت خاص طور پر ان لوگوں کو بھی اپنی چادروں میں لپیٹتی ہیں جو استغفار کرنے والے ہیں۔ غفر کا مطلب بھی چھپانا اور ڈھانکنا ہوتا ہے اور یہی مطلب کم و بیش ستر کا ہے۔

سوال اسلام نے خدا تعالیٰ کا کیا تصور بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اور مسلمانوں نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم کریم حلیم تواب اور غفار ہے جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرتا ہے اور اسکے گناہ بخش دیتا ہے۔

سوال دنیا میں خدا تعالیٰ کے بعد کون ہے جو اُسی کی مانند چشم پوشی کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے بجز پیغمبروں کے جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں، جو چشم پوشی سے اس قدر کام لے۔ یعنی اس قدر چشم پوشی کرے جتنی خدا تعالیٰ کرتا ہے۔

سوال سعدی کے مصرعے ”خدا داند بپوشد و ہمسایہ نداند و بخراشد“ کی حضرت مسیح موعودؑ نے کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی خطا کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جاوے ڈھانپتا ہے لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔

سوال ایک پُر امن معاشرے کے قیام کے لیے حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر اپنے ساتھیوں اپنے بھائیوں اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے معاملات میں ہر وقت ٹوہ نہ لگاتے پھریں تجسس نہ کریں، ان کی کمزوریوں کو تلاش کرتے نہ پھریں تو ایک پیار اور محبت کرنے والا اور پُر امن معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر وقت آنحضرتؐ کا یہ فرمان اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو۔ یہی وہ سنہری اصول ہے جو معاشرے کے امن کے لئے بھی ضروری ہے۔

سوال کسی کا عیب دیکھ کر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور نے فرمایا کہ عیب دیکھ کر بجائے اس کو پھیلانے کے ہر ایک کو استغفار کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ہمارے اندر بھی بے شمار عیب ہیں وہ کہیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ اگر انسان دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسروں کی پردہ پوشی کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے کسی عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اسے ڈھانپ دے گا اور ستاری فرمائے گا اور جو کسی اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے ان کی برائیاں کرتا ہے اس کی برائی کو دیکھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اسی طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا۔

سوال اگر کوئی برائی معاشرے میں پھیل رہی ہو تو اس کے دور کرنے کا حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی کی کوئی برائی نظام جماعت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن رہی ہے یا معاشرے کے ایک طبقہ کو خراب کر رہی ہے تو پھر اصلاح کیلئے جو لوگ مقرر ہیں امیر جماعت ہے، صدر جماعت ہے ان تک بات پہنچا دیں یا مجھے لکھ دیں تا کہ اصلاح کی طرف توجہ ہو۔

سوال لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا اور معاشرے کے امن کو بھی خراب کرے گا۔ جب جگہ جگہ بیان کی جائیں یہ باتیں تو اصلاح کی بجائے ضد پیدا ہو جاتی ہے اور حجاب ختم ہو جاتا ہے اور جب حجاب ختم ہو جائے تو اصلاح کا پہلو بھی ختم ہو جاتا ہے۔

سوال اصلاح کرنے والے شعبے کو حضور انور نے کیا تاکیدی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انتہائی احتیاط سے اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں۔ کبھی کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی۔ جہاں ایسے لوگ معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رہے ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں نے تو تمہیں جماعتی خدمت کا موقع دیا تھا، کہ میری صفات کو زیادہ سے زیادہ اپناؤ لیکن یہاں تو تم میری ستاری کی صفت سے الٹ چل کر بے چینیاں اور فساد پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ ستاری کو کتنا پسند کرتا ہے اور ستاری کرنے والے کو کس قدر نوازتا ہے؟

جواب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے یکا و تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

سوال اللہ تعالیٰ کی ستاری کی کیا مثال حضور انور نے بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ بندے سے پوچھے گا کہ فلاں کام تو نے کیا تھا تو بندہ کہے گا ہاں میرے رب میں نے کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس دنیا میں تیری پردہ پوشی کی۔ آج قیامت کے دن بھی میں تیری پردہ پوشی کرتا ہوں اور تجھے معاف کرتا ہوں۔

سوال تخلق باخلاق اللہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے دوسروں کو معاف کرنے کی عادت ڈالے رحم ہے حلم ہے کرم ہے انسان بھی رحم کرے حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔

سوال معاشرے کی برائیوں کو دور کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں کسی کی کمزوریوں کا ذکر ہوا تو آپ نے بات کرنے والے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس کے نقائص تو تم نے بیان کر دیئے اچھا ہوتا اگر اس کی خوبیوں کا بھی ذکر کیا ہوتا۔ پس معاشرے کی برائیوں کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ برائیوں کی پردہ پوشی کی جائے اور خوبیوں کو ظاہر کیا جائے۔

سوال ایک حقیقی مسلمان کا کیا کردار ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ایک حقیقی مسلمان کا کردار یہی ہونا چاہئے کہ معاشرے میں نیکیاں پھیلائے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے۔ کسی مجلس میں ایک استہزاء کا رنگ پیدا کر کے لوگوں کا استہزاء کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔

سوال اگر کسی میں کوئی کمزوری ہو تو اسے دور کرنے کا کیا طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں: چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ نصیحت کرو مان لے تو ٹھیک۔ نہیں مانتا تو دعا کرو اس کیلئے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو پھر اسے قضاء و قدر کا معاملہ سمجھو۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر جوش نہ دکھلایا جائے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کیلئے پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے۔

سوال حضور انور نے اس قول کی کیا تشریح بیان فرمائی کہ ”کسی کا عیب اس وقت بیان کرنا چاہئے جب چالیس دن اس کے لیے دعا کی ہو“؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ بیان کرنے سے یہ مراد نہیں کہ عیب بیان کرنا چاہئے، اس کی تشہیر کی اجازت مل گئی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصلاح کرنے والوں کو بھی اگر شکایت کرنی ہے تو پہلے اپنی کوشش اور دعا کر لو پھر شکایت کرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ سعدی کے شاگردوں کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب آپؑ نے فرمایا کہ شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے ایک ان میں حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا اور دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ اس میں اتنی لیاقت نہیں تھی۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ اس پر شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا اور تو نے غیبت کی۔ پس دونوں ہی گنہگار ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ ہمیں کیسا دیکھنا اور بنانا چاہتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ آپ ہمیں کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟ یہی کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم پیدا کریں۔ جب ہم بجائے ایک دوسرے کے عیب نکالنے اور دوسروں کی پردہ دری کرنے کے ایک دوسرے کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تبھی ہم وہ حقیقی جماعت بن سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ بنانا چاہتے ہیں۔

سوال آنحضورؐ نے اللہ کی عافیت میں آنے کے لیے ہمیں کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ مولیٰ! میں تجھ سے دین و دنیا مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بقیہ از صفحہ نمبر 20

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سورۃ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر ایک قسم کی شراکت سے وجود حضرت باری کا منزّہ ہونا بیان فرمایا ہے۔

اس کی تفصیل آپ نے یہ بیان فرمائی کہ عقل کی رُو سے شرکت چار قسم کی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وجود جو ہے ہر قسم کی شراکت سے پاک ہے۔ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ اور عقل کی رُو سے چار قسموں سے اس کو ناپا جا سکتا ہے۔

پہلی بات عدد میں۔ یعنی تعداد کے ذریعہ دیکھا جائے۔ اگر کسی کے مقابل میں دو تین یا ایک آدھ شخص بھی ہو تو اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ پس عدد میں وہ ایک ہے اور یہ اس کا دعویٰ ہے اور دعویٰ کے ثبوت ہیں۔

دوسری بات مرتبہ میں۔ مرتبہ میں کوئی اس کے برابر نہیں۔

تیسری بات نسب میں۔ خاندان نسب اس کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے، قومی لحاظ سے دیکھا جاتا ہے۔

چوتھی بات فعل اور تاثیر میں۔

فرمایا کہ اس سورۃ میں ان چاروں قسموں کی شراکت سے خدا تعالیٰ کا پاک ہونا بیان فرمایا ہے اور کھول کر بتا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے۔ دو یا تین نہیں۔ اور وہ صمد ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور کسی کا محتاج نہیں اور اس کو فنا نہیں ہے۔ اس کی صفت صمد ہونے کا تقاضا یہ ہے جس کو سمجھنا بڑا ضروری ہے۔ اور صفت صمد یہ ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور ہر چیز اس کی محتاج ہے اور اس میں وہ منفرد اور یگانہ ہے۔ دنیا میں کوئی اور ایسی ہستی نہیں جو خود محتاج نہ ہو اور جس کی ہر چیز محتاج ہو۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کا وجود میں آنا ممکن ہے اور ایک وقت کے بعد ہر چیز نے ہلاک بھی ہو جانا ہے۔ کوئی بھی چیز، جس کو بھی ہم دیکھیں وہ ایک وقت میں وجود میں آئی اور آخر میں اس نے فنا ہونا ہے اور ختم ہو جانا ہے۔ پھر لاکھوں سال پرانی باتیں۔ ازل سے، دنیا کی ابتدا سے، کائنات کی ابتدا سے وہ باتیں جو آج سائنسدان ثابت کر رہے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بتا دیا۔ تو یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا علم ان چیزوں پر حاوی تھا۔ اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا اور یہ دعویٰ بھی ثابت کرتا ہے کہ اگر وہ لاکھوں کروڑوں سال پرانی باتیں آج ثابت ہو گئی ہیں کہ صحیح ہیں تو آئندہ کی پیشگوئیاں بھی ہمیشہ ثابت ہوں گی اور یہ اس کا ہمیشہ رہنا بھی ثابت کرتی ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ وہ لَمۡ یَلِدۡ ہے۔ یعنی اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اگر بیٹا ہوتو اس کا شریک بن سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی فرمائی ہے۔ کہنے کو تو عیسائیت اس وقت سب سے بڑا مذہب ہے لیکن جو نئے تعلیم یافتہ لوگ ہیں، نئی روشنی کی وجہ سے اسی نظریے نے، بیٹا ہونے کے نظریے نے اسّی فیصد عیسائیوں کو مذہب سے دُور کر دیا ہے۔ اور جو بیس فیصد ہیں وہ بھی نام کے ہیں۔ اور نہ صرف مذہب سے دور ہو گئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کے بھی انکاری ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا جو تصور اسلام پیش کرتا ہے وہی حقیقی تصور ہے۔

پھر فرمایا کہ وہ لَمۡ یُوۡلَدۡ ہے۔ اس کا کوئی باپ نہیں تا بوجہ باپ ہونے کے اس کا کوئی شریک بن جائے یا اس کو اپنے باپ سے وراثت میں کوئی چیز ملی ہو یا پھر وہ طاقتیں جو اس میں ہیں اس کے باپ میں بھی ہوں گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُس کا کوئی باپ نہیں۔ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا یعنی اس کے کاموں میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ وہ اپنی صفات میں کامل ہے۔ وہ اپنے ہر فعل میں کامل ہے۔ اور اس کے ہر فعل کے جو نتائج مترتب ہوتے ہیں ان میں وہ کامل ہے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ پس ہم جس خدا کو مانتے ہیں وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 518 حاشیہ)

......☆......☆......

دوسری سورۃ ہے سورۃ الفلق۔ اس کا ترجمہ ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اللہ کے نام سے جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ تُو کہہ دے کہ مَیں چیزوں کو پھاڑ کر نئی چیز پیدا کرنے والے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ اس کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہیں۔ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھا چکا ہو۔ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔‘‘ اس کی وضاحت آپ نے یہ فرمائی۔ ’’یعنی یہ زمانہ اپنے فسادِ عظیم کے رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔‘‘ رات جو چھا جاتی ہے وہ رات صرف مراد نہیں بلکہ جو زمانہ ہے وہ گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے، دنیا داری میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس کے جو شر ہیں ان سے پناہ مانگتا ہوں اور ایک فسادِ عظیم اس وجہ سے دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ فرمایا ’’سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 604 حاشیہ)

اب اللہ تعالیٰ نے تو یہ دعا اس لئے بتائی کہ مخلوقات کی شرارتیں ہر زمانے میں ہوتی ہیں اور کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں اور یہ زمانہ جس میں مسیح موعود کا ظہور ہونا تھا خاص طور پر اس بات کا متقاضی تھا اور ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص پناہ تلاش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کے بھی ذرائع ہیں۔ کس طرح وہ پناہ دیتا ہے؟ مختلف ذریعے ہیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اس فساد زدہ زمانے، اندھیرے زمانے، روحانیت سے دور ہٹ کر اندھیرا پھیلنے کے زمانے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا ہے جس نے اندھیروں سے نکال کر روشنی دکھانی ہے۔ اور ہر ایک جانتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زمانہ فسادِ عظیم کی انتہا پہ پہنچا ہوا ہے۔ حکومتیں بھی آزادیوں کے نام پر گناہ کرنے کے قانون پاس کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو روشنی بھیجی ہے وہ مسیح موعود کی روشنی ہے۔ اور نہ ہی دنیا دار نام نہاد دوسرے مذاہب، نہ ہی مسلمان جو اللہ تعالیٰ نے روشنی بھیجی ہے اس کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔ دونوں ہی اس روشنی کے انکاری ہیں۔ اس روشنی کو لینے کے لئے نہ آپ بند کمروں سے باہر نکلنا چاہتے ہیں، نہ اپنی سوچوں کو کھولنا چاہتے ہیں کہ جو روحانیت جذب کرنے کا ذریعہ بنے۔ نہ اپنے اندھیرے دلوں کی کھڑکیاں اور دروازے کھولنا چاہتے ہیں کہ روشنی ان میں داخل ہو۔ ان لوگوں کو خیال یہ ہے کہ یہ دنیا کے فساد جو بظاہر نظر آ رہے ہیں قتل و غارت، جنگیں، مار دھاڑ، فتنہ و فساد یہ دنیاوی طریقوں سے دُور کر لیں گے۔ حقیقت تو اصل میں یہ ہے کہ یہ لوگ تو خود ہی فساد پیدا کرنے والے ہیں۔

مسلمان ملکوں کو دیکھ لیں ان میں فرقہ واریت کی وجہ سے فساد پیدا ہؤا ہؤا ہے۔ طاقت کی جنگ کی وجہ سے فساد پیدا ہؤا ہؤا ہے۔ مسلمان، مسلمان کا خون کر رہا ہے۔ حکومتیں فساد میں حصہ دار ہیں۔ سعودی عرب ہے۔ ایران ہے۔ ترکی ہے۔ کویت ہے۔ یمن ہے۔ غرض کہ ہر ملک میں فساد ہے۔ بیشمار ملک ہیں۔ مسلمان ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور نام یہ ہے کہ ہم امن قائم کر رہے ہیں۔

دو دن پہلے عراق میں دھماکہ ہوا۔ دو سو کے قریب لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ٹی وی پہ دکھا رہے تھے لوگ رو رہے ہیں کہ کل ہماری عید ہے یا دو دن بعد عید ہے اور یہ عید ہے جو ہم منائیں گے؟ اپنے رشتہ داروں کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ان کو قبروں میں اتار رہے ہیں۔ اور ستم ظریفی یہ کہ یہ قتل و غارت گری اسلام کے نام پر ہو رہی ہے۔ دو چار دن پہلے بنگلہ دیش میں اسلام کے نام پر ہلاکتیں کی گئیں۔ مغربی ممالک میں اسلام کے نام پر خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک اس سے اسلام پھیل رہا ہے اور اب اتنی جرأت ہے کہ کل مسجد نبوی میں دہشت گردی کا واقعہ ہو گیا۔ چار پولیس والے مارے گئے۔ اگر دہشتگردوں کو موقع مل جاتا تو مسجد نبوی کا بھی تقدس انہوں نے نہیں رکھنا تھا، وہاں بھی خون کی ہولی کھیلی جانی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا کہ لوگ محفوظ رہے۔ یہ سب کیا ظاہر کرتا ہے؟ یہی کہ اندھیرا پھیل چکا ہے اس کیلئے الٰہی روشنی کی تلاش کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا دنیاوی وسیلوں اور انسانی طاقتوں سے یہ فساد عظیم رکنے والا نہیں کیونکہ نام نہاد امن قائم کرنے والے بھی وہی ہیں اور فساد پیدا کرنے والے بھی وہی ہیں۔

گزشتہ دنوں UNO کی طرف سے ایک بیان دیا گیا کہ سعودی عرب یمن میں فساد کی بہت بڑی وجہ ہے۔ اس کی وجہ سے فساد ہے۔ اس پر بجائے شرمندگی کے یا کسی ایسے اظہار کے کہ ہم آئندہ نہیں کریں گے یا ہم نہیں کر رہے، کوئی شریفانہ بیان دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تم نے یہ بات کی ہے۔ ہم UNO کو فنڈنگ کرنے میں کافی بڑے ڈونر ہیں۔ ہم اس کو فنڈ (Fund) کرتے ہیں۔ ہم یہ UNO کی مدد بند کر دیں گے۔ تیل کا پیسہ جو ہے ہم یہ فساد پیدا کرنے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ ان الفاظ میں تو نہیں کہا، مطلب یہی تھا، اور یہ اسی طرح جاری رہے گا اور تمہیں جو دیتے ہیں، تمہارا منہ بند کرنے کے لئے، نام نہاد امن قائم کرنے کے لئے جو تنظیم بنائی گئی ہے اس کے بھی ہم فنڈ بند کر دیں گے۔ جس پر UN نے معذرت کی اور بان کی مون صاحب جو ان کے سیکرٹری جنرل ہیں انہوں نے کہا کہ گو ہے تو یہ حقیقت لیکن ہم مجبور ہیں کہ مالی

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

مشکلات ہمیں پیدا ہوسکتی ہیں اس لئے ہم اپنے الفاظ واپس لے لیتے ہیں کہ بیشک سعودی عرب فساد پیدا کررہا ہے اور نظر بھی آرہا ہے لیکن ہمارے پیسے مارے جاتے ہیں اس لئے ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔

یہ ہیں انصاف کے معیار، انصاف کے تقاضے، فساد دور کرنے کی کوششیں جن کو یہ دنیاوی ذرائع سے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں، تم نہیں کرسکتے۔ اس کے لئے الٰہی روشنی کی ضرورت ہے اس کو تلاش کرو۔

مسلمانوں کی یہ فساد کی حالت ہے اس کی وجہ سے مغربی دنیا کو مسلمانوں کا بڑا تفصیلی تعارف ہے کہ کون کون سے فرقے ہیں۔ کون سلفی ہے۔ کون وہابی ہے۔ کون کیا کرتا ہے۔ سلفیوں کے کیا اپنے مقاصد ہیں۔ وہابیوں کے کیا مقاصد ہیں۔ سنّی کیا ہیں۔ شیعہ کیا ہیں۔ کس پہ ظلم ہورہا ہے۔ کون کس طرح ظلم کرتا ہے۔ کون کس طرح جواب دیتا ہے۔ کون کس طرح فساد کرتا ہے۔ کس طرح ان کی planings ہورہی ہیں۔ کون کون کس طرح کے ظلموں میں ڈوبا ہوا ہے اور یہ بھی ان لوگوں کو پتا ہے کہ مسلمانوں کی اس کمزوری سے ہم نے کس طرح فائدہ اٹھانا ہے، اپنے مقاصد کس طرح پورے کرنے ہیں۔ اسلام کے خلاف بھی اپنی جو کوششیں ہیں جو دجالی منصوبہ بندیاں ہیں ان پر کس طرح عمل درآمد کروانا ہے اور مسلمان ملکوں کی دولت پر کس طرح قبضہ کرنا ہے۔

پھر داعش ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔ اس کی خلافت کے حوالے سے دنیا میں ایک خوف پیدا کیا گیا ہے اور اس کو سپورٹ کرنے والے، اس کی مدد کرنے والے، اس پر سخت ہاتھ نہ ڈالنے والے یا جو سخت ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں ان کو ہاتھ ڈالنے سے روکنے والے یہی طاقتیں ہیں۔

بہرحال یہ چیزیں رہیں گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرستادے اور خاتم الخلفاء کی بات نہیں سنتے۔ خلافت جو چلنی ہے وہ مسیح موعود کی خلافت ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانے کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ اس زمانے میں اگر کوئی روشنی پھیلنی ہے تو الٰہی طاقتوں سے۔ پس یہ روشنی اگر مل سکتی ہے تو الٰہی قوتوں کے ذریعہ سے نہ کہ دنیاوی حیلوں کے ذریعہ سے اور اس کے لئے مسیح موعود کا ہاتھ پکڑے بغیر چارہ نہیں، جو مرضی کوشش کرلیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی کہ اس پھاڑ کے زمانے میں، تفرقہ بازی کے زمانے میں، پھوٹ کے زمانے میں، جنگوں کے زمانے میں، فساد کے زمانے میں، فرقوں میں بٹنے کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا اور یہ لوگ جو ہیں بجائے اس کے کہ اس دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ تلاش کریں اس سے باہر نکلنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اگر دنیائے اسلام میں امن قائم کرنا ہے، اگر اندھیروں سے روشنی کی طرف جانا ہے تو مسیح موعود اور مہدی معہود کا ہاتھ پکڑنا ضروری ہے اور پکڑنا ہوگا۔ اس کے علاوہ اب شرور سے بچنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

بیشک وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ مسلمان پڑھتے تو ہیں لیکن روح نہیں۔ صرف منہ سے الفاظ ادا کرتے ہیں۔ اندھیروں سے نکلنے کے بجائے اندھیروں میں گرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک تو قتل و غارت گری کر رہے ہیں، دوسرے ہر برائی میں مبتلا ہیں۔ اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ ہوچکے ہیں۔ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ دنیاوی لالچوں نے دین کی جگہ لے لی ہے۔ آنے والے مسیح موعود کے خلاف جو کہہ سکتے ہیں کہتے ہیں اور جو تدبیریں اور مکر استعمال کرسکتے ہیں کرتے ہیں۔ لیکن ان کو سمجھ نہیں آتی کہ ساری اسلامی دنیا میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ کہیں بھی امن نہیں ہے۔ یہ نتیجہ دیکھ بھی رہے ہیں لیکن پھر بھی اس بات سے ہٹنا نہیں چاہتے۔ نام نہاد علماء دین کے نام پر فساد پیدا کررہے ہیں اور ہر ایک ان کے پیچھے چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں یہ دعا سکھائی تو وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ کہہ کر پہلے ہی تنبیہ کردی تھی کہ ان سے بچنا۔ یہ لوگ تمہیں بدیوں اور برائیوں میں مبتلا کریں گے۔ بجائے فساد سے دُور لے جانے کے فساد میں ڈبوئیں گے۔

اسلام کے خلاف جو قوتیں کام کررہی ہیں وہ ان علماء کے عمل کی وجہ سے طاقت پکڑ رہی ہیں۔ علماء جو ہیں، یہ نام نہاد علماء ان کو امّت کے وسیع تر مفادات کا خیال نہیں۔ لیکن خیال ہے تو صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے خلاف کس طرح منصوبہ بندی کرنی ہے، احمدیوں پر ظلم کس طرح کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’علمائے اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور نفسانی پھونکوں سے خدا کے فطری دین میں عقدے پیدا کردیتے ہیں ...... کسی مرد خدا کے سامنے میدان میں نہیں آسکتے۔ صرف اپنے اعتراضات کو تحریف تبدیل کی پھونکوں سے عقدۂ لاینحل کرنا چاہتے ہیں‘‘، یعنی اصلی عبارتوں اور الفاظ کو بدل کر کوشش کرتے ہیں کہ مسئلے جو پیدا ہوئے ہوئے ہیں یہ اَور الجھتے جائیں اور کبھی حل نہ ہوں۔ فرمایا کہ عوام کو ایسے چکر میں ڈالا ہوا ہے کہ ان کو سمجھ نہیں آتی۔ ان کا تو یہی جواب ہوتا ہے کہ علماء نے یہ کہہ دیا، علماء ٹھیک کہتے ہوں گے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں، جو دینی سوچ ہے، جو روحانی سوچ ہے وہ عوام کی اکثریت کی ختم ہوچکی ہے۔ اس لئے کہ ان کے جو لیڈر ہیں جن کو انہوں نے اپنی طرف سے روحانیت پیدا کرنے کے لیڈر بنایا وہ تو خود اندھے ہیں۔ خود اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’...... وہ قرآن کے مکذّب ہیں کہ اس کی منشاء کے برخلاف اصرار کرتے ہیں اور اپنے ایسے افعال سے جو مخالف قرآن ہیں ...... دشمنوں کو مدد دیتے ہیں ......
پس ہم ان کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔‘‘
(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 221)

پھر وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ میں ان کے شر بھی شامل ہیں جو جماعت میں فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ بعض ایسے لوگ ہمارے اندر بھی بعض دفعہ ہوتے ہیں جو کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے حوالوں سے بعض باتیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کبھی خلفاء کا مقابلہ کرکے۔ تو ان فتنوں سے بھی جماعت کے افراد کو بچنا چاہئے۔

پھر اس سورۃ میں حسد سے بچنے کی دعا سکھائی گئی۔ اسلام کی ترقی جو مسیح موعود کے ذریعہ ہونی تھی اور آپ کے جاری نظامِ خلافت کے ذریعہ ہونی تھی اور ہو رہی ہے اس پر بھی حاسدوں کو حسد ہے اور جوں جوں جماعت ترقی کرتی جائے گی یہ حسد بڑھتی جائے گی۔

آجکل افریقن ممالک میں جہاں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے سعودی عرب اور کویت کے علماء اور پاکستانی علماء پہنچ جاتے ہیں۔ روپیہ پیسہ تو وہاں کی حکومتوں کا خرچ ہوتا ہے جو یہ علماء کو دیتے ہیں۔ تیل کا پیسہ ہے سعودی عرب کے پاس بھی، کویت کے پاس بھی تو یہ بے انتہا خرچ کررہے ہیں۔ وہ لوگ جو پہلے عیسائی تھے یا لامذہب تھے یا صرف نام کے مسلمان تھے۔ نہ کسی کو کلمہ پوری طرح پڑھنا آتا تھا اور نماز کا تو سوال ہی نہیں، قرآن کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے مبلغین، معلمین نے جا کے ان کو کلمہ سکھایا۔ جو مسلمان تھے انہیں نماز سکھائی، قرآن پڑھنا سکھایا اور جو غیر مسلموں میں سے مسلمان ہوئے ان کو بھی مسجدیں بنا کر دیں۔ بڑی غریبانہ چھوٹی سی مسجدیں بناتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ہر جگہ بن جائے۔ تو یہ لوگ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں کے مقامی غیر احمدی مولویوں اور اماموں کو پیسے دیتے ہیں کہ یہاں سے احمدیت کے قدم اکھاڑنے کی کوشش کرو۔ ہم تمہیں بہتر اور بڑی مسجد بنا کے دیتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ یہ مقامی لوگ اکثر ان میں سے اَن پڑھ ہیں لیکن الٰہی نور کی روشنی ان کو پہنچ چکی ہے اس لئے ان کے دل روشن ہوچکے ہیں وہ خود ہی ان کو جواب دیتے ہیں کہ ہمیں تو کلمہ پڑھنا تک نہیں آتا تھا۔ اس وقت تو تمہیں ہوش نہیں آئی۔ ہمارے بچوں کو کوئی قاعدہ نہیں پڑھاتا تھا، قرآن نہیں پڑھاتا تھا۔ اس وقت تو تمہیں ہوش نہیں آئی۔ آج جب ہمارے لئے یہ انتظام ہوگیا ہے، ہمارے بچوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا جارہا ہے، ہم بڑے جو ہیں ہمیں قرآن کریم پڑھنا سکھایا جارہا ہے، ہمیں اسلام کی حقیقت بتائی جارہی ہے اور دین کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کی گئی ہے۔ اب تم آگئے ہو کہ یہ لوگ مسلمان نہیں اور تم مسلمان ہو۔ تو بہرحال خود یہ مقامی لوگ ہی اکثر جگہ پہ ان کا مقابلہ کرتے ہیں، ان کا منہ بند کردیتے ہیں۔

پس حاسدوں کے حسد کے شر سے بچنے کے لئے اس سورۃ کے پڑھنے کا حکم ہے۔ یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ پھر یہ حسد صرف مسلمانوں کی حد تک نہیں ہے۔ صرف اتنی نہیں کہ مسلمانوں میں محدود ہو۔ ترقی یافتہ ملکوں میں بھی جب جماعت کی ترقی ہوگی تو یہاں بھی حسد کی آگ بھڑکے گی۔ چھوٹے چھوٹے تجربے تو ہمیں ہونے شروع ہوگئے۔ مغربی ممالک میں بھی بعض جگہ سے رپورٹس آتی ہیں کہ جب ہم چرچوں میں جاکر فنکشن کرتے ہیں تو شروع میں تو چرچ بڑی خوشی سے ہمیں موقع دیتے ہیں۔ لیکن جب بار بار وہاں جاؤ اور دو تین دفعہ لگاتار جانے کے بعد جب لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف پیدا ہوتی دیکھتے ہیں تو مخالفت شروع کر دیتے ہیں اور حسد کی آگ جاگ جاتی ہے۔ اور وہاں پھر اکثر یہ ہؤا کہ جماعت کو جگہ دینے سے انکاری ہو گئے۔
(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17؍فروری 2017)

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

IMPERIAL
GARDEN
FUNCTION
HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir-585201
Contact Number: 09440023007, 08473296444

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3؍جون 2017 (بروز ہفتہ) صبح ساڑھے 10 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ ریاض بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم حاجی سلطان احمد صاحب، روہیمپٹن، یو.کے)

31؍مئی 2017ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مہمان نواز، خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ بچوں کو تلاوت قرآن کریم اور خطبات سننے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحئی خان صاحب سیکرٹری مال روہیمپٹن کی خوش دامنہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ظہور احمد صاحب (آف واہ کینٹ)

23؍مئی 2017ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت نظام الدین صاحب کے بیٹے اور مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان کے بھائی تھے۔ واہ کینٹ میں لمبا عرصہ جماعت کے جنرل سیکرٹری کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ واہ کینٹ میں جب تک مسجد تعمیر نہیں ہوئی تو نماز جمعہ آپ کے گھر پر ہی ادا کی جاتی تھی۔ بعد ازاں واہ کینٹ کی مسجد آپ کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ اس کیلئے آپ وقار عمل میں بھی بھرپور حصہ لیتے رہے۔ 1974ء کے پُرآشوب حالات میں آپ کے گھر پر کئی بار حملہ ہوا۔ آپ نمازوں کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، بڑے حلیم طبع انسان تھے۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(2) مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (آف یو.کے)

31؍مارچ 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم میاں احمد علی صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اکثر ان کے گاؤں پھیروچچی شکار یا سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے جہاں آپ کا حضور سے قرب کا گہرا تعلق قائم ہوا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد سلیم ظفر صاحب (کارکن دفتر PS) کے خسر تھے۔

(3) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم قریشی محمد اکرم صاحب، حلقہ دستگیر، کراچی)

یکم دسمبر 2016ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ دینی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔ حیدرآباد شہر کی مجلس میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم بابو عبدالغفار صاحب شہید حیدرآباد (سندھ) کی بیٹی تھیں۔

(4) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب، کوارٹرز تحریک جدید، ربوہ)

9؍اگست 2016ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے حلقہ نارتھ کراچی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح 1994ء میں پشاور کے حلقہ حیات آباد میں لمبا عرصہ لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ ہمیشہ دین کی خدمت میں پیش پیش رہتیں۔ بڑی نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(5) مکرمہ کلثوم بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد صالح صاحب، دارالفتوح غربی، ربوہ)

9؍مئی 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، غرباء کی ہمدرد، مہمان نواز، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔

(6) مکرم رشید احمد صاحب
(آف گدو بیراج، سکھر)

22؍جون 2016ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ گورنمنٹ ملازم تھے اور بطور صدر جماعت گدو بیراج اور ناظم انصار اللہ ضلع سکھر خدمت بجالا رہے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ احمد پور شرقیہ میں آپ نے مسجد اور گھر تعمیر کر کے جماعت کو دیا۔ جو ابھی تک بطور مشن ہاؤس استعمال ہو رہا ہے۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، صدقہ و خیرات کرنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔

(7) مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ
(آف بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ)

3؍اگست 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والدین حضرت عبدالحلیم صاحب اور حضرت زینب بی بی صاحبہ دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، بہت ہمدرد، خدمت گزار اور بڑی نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ بے شمار احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ آپ کی پہلی شادی مکرم محمد خان صاحب شہید سے ہوئی تھی جس سے ایک بیٹے مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ دوسری شادی مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم سے ہوئی جن سے دو بچے ہیں۔

(8) مکرمہ عالم بی بی صاحبہ
(اہلیہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب، ساہیوال)

18؍اپریل 2015 کو 113 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں۔ غرباء کی ہمدرد اور مددگار، مہمان نواز اور مسافروں کا خیال رکھنے والی بڑی نیک بزرگ خاتون تھیں۔ آپ مکرم نصر اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کی والدہ تھیں۔

(9) عزیزم طیب احمد (ابن مکرم محمد اشرف صاحب، صدر محلہ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ)

12؍اپریل 2017ء کو چھت سے گرنے کی وجہ سے 11 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیز گھر کے کام کاج میں مصروف تھا کہ چھت پر چلا گیا اور وہاں کنارے پر کھڑا تھا کہ یکدم پاؤں پھسلا اور سر کے بل زمین پر گرنے کی وجہ سے موقع پر ہی وفات ہو گئی۔ طیب بچپن سے ہی نمازوں کا پابند تھا اور صلّ علی کر کے بچوں کو بھی نماز کے لئے مسجد لے جایا کرتا تھا اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت بھی کیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سالانہ اجتماع 2017
مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ بھارت

ہندوستان بھر کے جملہ انصار، خدام و لجنہ اماء اللہ کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ بھارت 2017 کیلئے مورخہ 13، 14، 15؍اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ سبھی ذیلی تنظیموں کے اراکین مرکزی اجتماعات میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

جماعتی رپورٹیں

ڈائمنڈ ہاربر میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ میں مورخہ 19 تا 25 مئی 2017 تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم صلاح الدین صاحب نے کی۔ مکرم شیخ سرورالدین صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے تربیتی کیمپ کی اہمیت و افادیت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں مہمان خصوصی مکرم شمیم احمد غوری صاحب نمائندہ وقف نو نے خطاب کیا۔ روزانہ نماز تہجد اور درس القرآن کے علاوہ اجتماعی تلاوت قرآن مجید ہوتی رہی۔ اس کلاس میں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ، نماز سادہ ومترجم، دینی نصاب اور نصاب وقف نو کے مطابق پڑھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز مغرب کے بعد روزانہ ایک سیمنار کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف علوم کے ماہرین نے تقاریر کیں۔ مورخہ 25 مئی کو مکرم قاضی عبدالرشید صاحب صدر جماعت موہن پور کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ کبیر صاحب نے کی۔ عزیز ثاقب احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم انعام الکبیر صاحب معلم سلسلہ، مکرم ابوجعفر صادق صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد انعامات تقسیم کیے گئے۔ دعا کے ساتھ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(قاضی طارق احمد، مبلغ انچارج ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ، بنگال)

مجلس خدام الاحمدیہ مرشدآباد کی جانب سے ریفریشر کورس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ مرشدآباد کی جانب سے مورخہ 28/اپریل 2017 کو جماعت احمدیہ بھرتپور میں قائدین مجلس خدام الاحمدیہ کا ریفریشر کورس مکرم رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ مکرم شفاعت احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ایسٹ زون بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ صبح نو بجے سے دوپہر دو بجے تک ریفریشر کورس جاری رہا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد خدام کے بعد خاکسار اور مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشدآباد نے مختصر تقریر کی۔ بعدہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب کیا آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے خلافت کے ساتھ پختہ تعلق اور حضرت مصلح موعودؓ کی نوجوانوں سے توقعات اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں عہدے داروں کی ذمہ داریاں بیان کیں۔ اس کلاس میں ضلع بیربھوم اور مرشدآباد کی 31 مجالس سے 87 خدام نے شرکت کی۔

(ظہیرالحسن، قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرشدآباد)

جماعت حیدرآباد کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی جانب سے عیدالفطر کی مناسبت سے ایک وفد کی صورت میں مختلف سرکاری و سیاسی شخصیتوں کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم تنویر احمد صاحب نائب امیر حیدرآباد، مکرم شکیل احمد صاحب ایڈوکیٹ سیکرٹری امور خارجہ، مکرم الیاس احمد صاحب صدر حلقہ بی بی بازار اور مکرم سجیل احمد غوری صاحب شامل تھے۔ وفد نے مختلف پولیس اسٹیشنوں کے اعلیٰ عہدے داران اور علاقہ کے سیاسی لیڈروں سے مل کر انہیں جماعت کا تعارف کرایا اور جماعتی کتب کا تحفہ دیا جس میں قرآن کریم کے تراجم اور حضور انور کی کتاب ''ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس'' قابل ذکر ہیں۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

ضلع بیربھوم صوبہ بنگال میں عید ملن تقریب کا انعقاد

مورخہ 9 جولائی 2017 کو جماعت احمدیہ بولپور ضلع بیربھوم صوبہ بنگال میں عید ملن تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں علاقہ کے ایم ایل اے، ایم پی، ڈی ایم اور مختلف سیاسی وسماجی شخصیات کو دعوت دی گئی۔ تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ بعدہ جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ بعدازاں مہمانوں نے اظہار خیال کیا۔ سب نے جماعت احمدیہ کی پرامن تعلیمات اور سماجی خدمات کو سراہا۔ اس پروگرام کا علاقہ کے غیراحمدی احباب پر بھی مثبت اثر ہوا۔ اس پروگرام کی علاقہ کے مختلف اخبارات میں کوریج ہوئی۔ اس موقع پر آئے ہوئے سبھی مہمانوں کو جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ دیا گیا۔

(محمد سجاد احمد، مبلغ سلسلہ بولپور بنگال)

جماعت احمدیہ پینگاڑی کی تعلیمی وتربیتی مساعی

جماعت احمدیہ پینگاڑی میں ماہ جون میں بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی کے تحت فضل عمر تعلیم القرآن کلاسز کے سلسلہ میں سات روزہ تجوید القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ خدام، اطفال اور انصار نے بڑھ چڑھ کر اس کلاس میں شرکت کی۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب نے تجوید القرآن کا درس دیا اور قرآن کریم کو صحیح تلفظ سے پڑھنے کے اصول سکھائے۔ دوران ماہ ہر اتوار کو ایک تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ خاکسار کے علاوہ مکرم ٹی محمد منزل صاحب مبلغ ضلع کنور کیرالہ، مکرم عزیز صاحب امیر ضلع اور مکرم محمد اسمعیل صاحب نے رمضان المبارک اور دیگر تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ دوران ماہ بعد نماز فجر اور مغرب درس قرآن کریم بھی جاری رہا۔ مورخہ 25 جون 2017 کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن کریم پروجیکٹر کے ذریعہ احباب جماعت کو لائیو دکھایا گیا۔ اس ماہ بفضلہٖ تعالیٰ دو وقار عمل ہوئے نیز لیف لیٹس کی تقسیم کے لیے ایک ریلی نکالی گئی جس میں 155 احباب جماعت نے شرکت کی۔

(ٹی منور احمد، مبلغ سلسلہ پینگاڑی)

مجلس انصاراللہ وخدام الاحمدیہ بنگلور کی مساعی

☆ مجلس انصاراللہ بنگلور کی جانب سے مورخہ 13 مئی 2017 کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی میر عبدالحمید شاہد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تصنیف کشتی نوح سے ''ہماری تعلیم'' کا درس دیا۔ بعدہ اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ ریفریشمنٹ کے بعد مسجد کے احاطہ میں وقار عمل ہوا۔

☆ مورخہ 14 مئی بروز اتوار صبح گیارہ تا دوپہر تین بجے مسجد کے احاطہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہومیوپیتھی کیمپ لگایا گیا۔ مورخہ 26 مئی 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ نقیب الامین صاحب نے کی۔ عہد خاکسار نے دہرایا۔ نظم مکرم شیخ آفتاب صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد اسمعیل صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ اس ماہ مجلس کے ایک ناصر مکرم محمد اسمعیل صاحب نے شاہ پور ضلع یادگیر میں دس دن کے لیے اپنے آپ کو وقف کر کے احباب جماعت کو قرآن مجید سکھانے میں تعاون کیا۔

☆ مورخہ 31 مئی کو احمدیہ قبرستان کی چاردیواری کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔

☆ مورخہ 24 مئی کو سابق ایم ایل سی مکرم فہیم الدین صاحب احمدیہ مسجد تشریف لائے جنہیں جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔

(سید شارق مجید، زعیم مجلس انصاراللہ بنگلور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

وَسِّعْ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD

Mohammad. Janealam Shaikh

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com

Mobile No: 09819780243, 07738256287

Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر

فلک نما، حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED

Mobile: +91 99483 70069

konarknursery@gmail.com

www.facebook.com/konarknursery

www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...

Cactus . Seculents . Seeds

Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8319: میں مصور احمد ولد مکرم محمد منور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سول لائنز (حلقہ دارالانوار) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/6546 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　العبد: مصور احمد　گواہ: سید کلیم الدین احمد

مسل نمبر 8320: میں قیام الدین انصاری ولد مکرم برکت انصاری صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1996، موجودہ پتا: بیری کلاں تحصیل منکا واس ضلع بھوانی صوبہ ہریانہ، مستقل پتا: قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4 ڈسمل زمین بمقام سملیہ ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر　العبد: قیام الدین انصاری　گواہ: داؤد احمد خان

مسل نمبر 8321: میں ساجدہ سلیم زوجہ مکرم ٹی۔ایم۔سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن Muvattupuzha ڈاکخانہ Mudavoor ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: 8 گرام 22 کیریٹ زیور طلائی وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابراہیم۔ایس　الامۃ: ساجدہ سلیم　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8322: میں مبشرہ رحمت زوجہ مکرم پی۔فضل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن Muvattupuzha ڈاکخانہ Mudavoor ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 18 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: 12 گرام 22 کیریٹ زیور طلائی وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔فضل احمد　الامۃ: مبشرہ رحمت　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8323: میں ایس۔امان اللہ ولد مکرم سید علوی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2009، ساکن کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گھر جسکی قیمت 6 لاکھ روپے ہے بمقام کوئمبٹور۔ اس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　العبد: ایس۔امان اللہ　گواہ: ایس۔عبد القادر

مسل نمبر 8324: میں صابرہ بانو زوجہ مکرم ایس حارث محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت 2015، ساکن کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 64 گرام 22 کیریٹ (اس میں حق مہر کا 16 گرام بھی شامل ہے)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　الامۃ: صابرہ بانو　گواہ: ایس۔عبد القادر

مسل نمبر 8325: میں ایم الطاف ولد مکرم اے۔محمد رفیع صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن 11/13 پائی اینڈ پائی نگر ڈاکخانہ کنیا موتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11راپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث محمد　العبد: ایم۔الطاف　گواہ: صدام حسین

مسل نمبر 8326: میں ایس۔حارث محمد ولد مکرم اے۔سید محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال تاریخ بیت 2015، ساکن جماعت احمدیہ کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　العبد: ایس۔حارث محمد　گواہ: ایس۔عبد القادر

مسل نمبر 8327: میں محمد ارفع خان ولد مکرم داؤد احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن 5/3 رائفل رینج روڈ ڈاکخانہ بیلی گنج ضلع کولکاتا صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16راپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد خان　العبد: محمد ارفع خان　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8328: میں نصیر عالم ولد مکرم محمد نور الدین عالم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن سمپلور ڈاکخانہ بالیہ ضلع بالیسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　العبد: نصیر عالم　گواہ: محمد مجتبیٰ خان

مسل نمبر 8329: میں اختر آرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ شفیق الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 36 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سی۔ایس۔پور (بی۔ڈی۔اے، کوارٹر نمبر MIG2.15/18) ڈاکخانہ بھونیشور صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: جماعت احمدیہ کیرنگ ضلع کھوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 تولہ (24 کیریٹ)، 1 تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 1 تولہ، حق مہر: -/32,500۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار-/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　الامۃ: اختر آرہ بیگم　گواہ: محمود خان

مسل نمبر 8330: میں اُمل بیگم زوجہ مکرم شیخ یعقوب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: 14/25 (MIG2) بی.ڈی.اے. کالونی چندر شیکھر پور ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: کرڈا پلی ٹِگرِیا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 /مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1.5 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر: -/16,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: اُمل بیگم   گواہ: محمود خان

مسل نمبر 8331: میں ظہرون آرا زوجہ مکرم مبشر احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: (107) M-111 مدھوبن، پارادیپ صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 /جولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 چین 10 گرام، 3 جوڑی کان کا پھول 13 گرام، 4 انگوٹھی 7 گرام، ناک کا پھول 1 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 10 گرام، حق مہر: -/25,500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمتین خان   الامۃ: ظہرون آرا بیگم   گواہ: مبشر احمد

مسل نمبر 8332: میں بابر حسین خان ولد مکرم تیمور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 /دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان   العبد: بابر حسین خان   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8333: میں کمشاد بیگم زوجہ مکرم عبد الرزاق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: او.ایس.اے.پی. (بھونیشور) صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 /اپریل 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1.5 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 1.5 تولہ، حق مہر: -/14,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود خان   الامۃ: کمشاد بیگم   گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 8334: میں روشنی پروین بنت مکرم یونس محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: آنند بہار چاؤلیا گنج ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 /فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/15,700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: روشنی پروین   گواہ: کریمۃ اللہ خان

مسل نمبر 8335: میں یونس محمد ولد مکرم اینٹھو محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 57 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: آنند بہار چاؤلیا گنج ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 /فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/24,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   العبد: یونس محمد   گواہ: کریمۃ اللہ خان

مسل نمبر 8336: میں جہاں آرا بیگم زوجہ مکرم بابر حسین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 /دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 15 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 160 گرام، حق مہر: -/21,525 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان   الامۃ: جہاں آرا بیگم   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8337: میں اتفاق احمد طاہر ولد مکرم طاہر احمد عارف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر B-204 آشرئے سوسائٹی لوہے گاؤں ضلع پونہ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 /مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/32,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   العبد: اتفاق احمد طاہر   گواہ: محمد وسیم احمد

مسل نمبر 8338: میں شیخ مشتاق احمد ولد مکرم شیخ عبدالاخیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن Gat #203/4 نزد سروسوتی ریجنسی (وڈیگاؤں) ضلع پونہ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 /مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   العبد: شیخ مشتاق احمد   گواہ: اتفاق احمد طاہر

مسل نمبر 8339: میں محمد عمران احمد ولد مکرم محمد کمال احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 2007، ساکن وائٹ ایونیو (حلقہ باب الابواب) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 /مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   العبد: محمد عمران احمد   گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 8340: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم شیخ روزاب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: آنند بہار چاؤلیا گنج ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: دارالفضل کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 /فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1.5 بھری 22 کیریٹ، حق مہر: -/15,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: شاہدہ بیگم   گواہ: کریمۃ اللہ خان

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

رسموں کے ذریعہ سے عورتوں کو کالمعلقہ چھوڑنے سے منع فرمایا اور ایسی گندی رسموں کا خاتمہ فرمایا۔ پس اسلام کا بیویوں پر یہ بھی ایک احسان ہے کہ اس نے بیویوں پر ظلم و زیادتی کے تمام راستوں کو بند کر دیا۔

(11) اسلام نے نیک اعمال کے نتیجہ میں بلند مرتبہ کے حصول اور اعلیٰ مقام کے پانے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی امتیاز نہیں کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14) کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ یہ اسلام کا خاص امتیاز ہے کہ اس نے مومن مردوں کی مثال فرعون کی بیوی آسیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم سے دی ہے۔

(التحریم 12،13)

ذیل میں ہم بیویوں سے حسن سلوک کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات پیش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

☆ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ (مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء) یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک میں بہتر ہے اور میں تم سب میں اپنے اہل سے حسن سلوک کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُنیا تو سامانِ زیست ہے۔ اور ایک مرد کیلئے سب سے بہتر سامان زیست نیک اور صالحہ بیوی ہے۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب افضل النساء)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علیٰ زوجھا)

☆ بیویاں بھی خاوندوں کے برابر اجر و ثواب کی مستحق ہوں گی اگر وہ ایمانداری اور وفاشعاری کے ساتھ گھروں کی نگرانی کریں اور بچوں کی نیک تربیت کریں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ : ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مَردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عُمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُنکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہوسکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ حضورؐ اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کرسکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کرسکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتونِ (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جنکی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 399، الاستیعاب فی مَعرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 726)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے، پسلی کے اوپر کے حصّہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اسکے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو۔ (بخاری، کتاب الانبیاء، باب خلق آدم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بُغض نہیں رکھنا چاہئے اگر اس کی ایک بات اُسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے۔ (یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہئے)

(مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیۃ بالنساء)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کِھلا، جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔ (ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق المراۃ علیٰ زوجھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کر دے۔

(ابوداؤد، باب فی البکر یزوجھا ابوھا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ’’میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 387)

ایک اور موقعہ پر آپؑ نے فرمایا: ’’فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ہے کہ عورتوں سے لُطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 400)

پس یہ محض نمونہ کے طور پر ہم نے بیویوں سے اسلام کے حسن سلوک کی نہایت اعلیٰ اور خوبصورت تعلیم کا کچھ تذکرہ کیا ہے اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی دوسرا اپنے مذہب کی کتاب سے ایسی اعلیٰ تعلیم نکال کر نہیں دکھا سکتا۔ مسلمانوں کے غلط طرز عمل کو پیش کر کے یہ کہنا کہ اسلام نے عورتوں کو برابری کے حقوق نہیں دیئے سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سھارا آٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
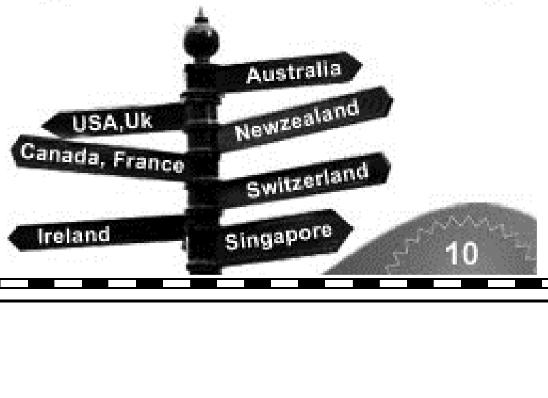

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 27 July-3 Aug 2017 Issue No. 30-31

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

انسان کی کم علمی اور کسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا یا اس چیز کا اس کو حاصل نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں بن جاتا کہ وہ چیز نہیں ہے یا اس کا وجود نہیں ہے۔پس یہی اصول خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کے لئے بھی ضروری ہے۔ذاتی تجربہ تو اللہ تعالیٰ کے وجود کا اُس وقت ہوگا جب اس کی طرف انسان قدم بڑھائے گا۔لیکن علمی لحاظ سے بھی بے شمار باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات کا پتا دیتی ہیں۔قرآن کریم میں بیشمار پیشگوئیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے کلام کی صداقت کا پتا دیتی ہیں

یہ زمانہ فساد عظیم کی انتہا پہ پہنچا ہوا ہے۔حکومتیں بھی آزادیوں کے نام پر گناہ کے قانون پاس کرتی ہیں۔مسلمان ملکوں کو دیکھ لیں، ہر ملک میں فساد ہے مسلمان ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا دنیاوی وسیلوں اور انسانی طاقتوں سے یہ فساد عظیم رکنے والا نہیں کیونکہ نام نہاد امن قائم کرنے والے بھی وہی ہیں اور فساد پیدا کرنے والے بھی وہی ہیں۔داعش ایک دہشتگرد تنظیم ہے اس کی خلافت کے حوالے سے دنیا میں ایک خوف پیدا کیا گیا ہے اور اس کو سپورٹ کرنے والے، اس کی مدد کرنے والے، اس پر سخت ہاتھ نہ ڈالنے والے یا جو سخت ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں ان کو ہاتھ ڈالنے سے روکنے والے یہی طاقتیں ہیں

خلافت جو چلنی ہے وہ مسیح موعود کی خلافت ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانے کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔اس زمانے میں اگر کوئی روشنی پھیلنی ہے تو الٰہی طاقتوں سے۔پس یہ روشنی اگر مل سکتی ہے تو الٰہی قوتوں کے ذریعہ سے نہ کہ دنیاوی حیلوں کے ذریعہ سے اور اس کے لئے مسیح موعود کا ہاتھ پکڑے بغیر چارہ نہیں، جو مرضی کوشش کرلیں۔اگر دنیائے اسلام میں امن قائم کرنا ہے، اگر اندھیروں سے روشنی کی طرف جانا ہے تو مسیح موعود اور مہدی معہود کا ہاتھ پکڑنا ضروری ہے اور پکڑنا ہوگا اس کے علاوہ اب شرور سے بچنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے

اسلام کی ترقی جو مسیح موعود کے ذریعہ ہونی تھی اور آپ کے جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہونی تھی اور ہو رہی ہے اس پر بھی حاسدوں کو حسد ہے اور جوں جوں جماعت ترقی کرتی جائے گی یہ حسد بڑھتی جائے گی

برطانیہ میں رمضان المبارک کے آخری روز امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی لطیف تفسیر پر مشتمل درس، فرمودہ مورخہ 06/جولائی 2016ء بمطابق 06/وفا 1395 ہجری شمسی، 30/رمضان 1437 ہجری قمری بمقام مسجد فضل لندن

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (سورۃ الاخلاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ (سورۃ الفلق)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ۔ اِلٰهِ النَّاسِ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ۔ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

(سورۃ الناس)

پہلی سورۃ، سورۃ اخلاص، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بے احتیاج ہے۔ لَمْ يَلِدْ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

سورۃ اخلاص میں کامل توحید کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ کہ خدا تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔ یہ کہ خدا تعالیٰ کی ذات منفرد ہے، وہ یکتا ہے۔ اور یہ کہ وہ اپنی صفات میں واحد ہے، اس کی صفات کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

یہ جو خدا تعالیٰ کے نہ ماننے والے ہیں آجکل ان کی تعداد بڑی بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں ہے اور اس چیز نے اکثریت کو مذہب سے دُور کر دیا ہے۔ اس شک میں مبتلا ہیں اور دوسروں کو بھی اس شک میں ڈالتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ قرآن اعلان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے۔ تم اندھے ہو، تمہیں نظر نہیں آتا۔ تم دنیا میں ڈوبے ہوئے ہو تمہیں کس طرح خدا تعالیٰ اپنے وجود کا ثبوت دے۔ ہر دنیاوی کام کے لئے انسان کوشش کرتا ہے، جہاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے یہ چاہتے ہیں کہ بغیر کوشش کے مل جائے، کچھ تردد نہ کرنا پڑے۔ اور وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے اور یہی چیز ہے جو انہیں شرک میں مبتلا کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ''جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہی کے لئے ہمارا یہ قانون قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 117)

کوشش کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے۔ صرف کوشش نہیں۔ آدھے راستے میں چھوڑ نہیں دینا۔

پھر آپ نے مزید وضاحت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''جو لوگ ہماری راہ میں جو صراط مستقیم ہے مجاہدہ کریں گے تو ہم ان کو اپنی راہیں بتلا دیں گے'' (فرمایا کہ) ''اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہیں وہی ہیں جو انبیاء کو دکھلائی گئیں تھیں۔''

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 352)

پس ذاتی تجربہ تو اللہ تعالیٰ کے وجود کا اُس وقت ہوگا جب اس کی طرف انسان قدم بڑھائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے شرط لگائی ہے۔ انسان کی کم علمی اور کسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا یا اس چیز کا اس کو حاصل نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں بن جاتا کہ وہ چیز نہیں ہے یا اس کا وجود نہیں ہے۔ پس یہی اصول خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ تو ہے ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اس کی پہچان کرنا اور اس کے وجود کا علم ہونا لیکن علمی لحاظ سے بھی بے شمار باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات کا پتا دیتی ہیں۔ قرآن کریم میں پیشگوئیاں ہیں، بیشمار پیشگوئیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے کلام کی صداقت کا پتا دیتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں سورۃ رحمٰن میں سمندروں کو ملانے کی پیشگوئی ہے کہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ (الرحمٰن : 20) کہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کے ملیں گے۔ مشرق میں بھی، مغرب میں بھی اس کے نمونے موجود ہیں۔ سویز کنال ہے، پانامہ کنال ہے سمندروں کو ملانے والی۔

پھر قرآن کریم میں اَور بھی بہت سی جگہ پیشگوئیاں ہیں۔ مثلاً سورۃ تکویر میں ہی پرانی سواریوں کو ترک کرنے کی، نئی اور آسان سواریوں کی ایجاد کی پیشگوئیاں ہیں جس سے فاصلے کم ہو جائیں گے، دنیا ایک ہو جائے گی۔ چودہ سو سال پہلے ان باتوں کی خبریں کس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں۔ اُسی خدا نے جو کہتا ہے کہ مَیں ہوں اور یکتا ہوں اور تمام صفات میں کامل ہوں۔ جو عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ خدا ہے۔ وہ علیم وخبیر ہے۔ تو یہ پیشگوئیاں پوری بھی ہو گئیں اور ہو بھی رہی ہیں اور کوئی بھی نہیں جو کسی بھی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا ان باتوں میں شریک ہو۔ پھر وہ سائنس کی باتیں ہیں جو آج دریافت ہو رہی ہیں۔ چودہ سو سال پہلے کے انسان کو پتا نہیں لگ سکتیں۔

پس ہزاروں سال پرانی باتوں سے لے کر آج تک اور آئندہ کی خبریں دینے والا خدا ہے جو ازل سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ سب طاقتوں والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad